409

نمبر ۸۳۵ رجسٹرڈ ایل

تار کا پتہ الفضل قادیان

غلام احمد قادیانی

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

THE ALFAZL

QADIAN

اخبار ہفتہ میں دوبار

فی پرچہ ایک آنہ

الفضل

قادیان

ایڈیٹر غلام نبی

قیمت سالانہ پیشگی
ششماہی للعہ
سہ ماہی ۱؍

جماعت احمدیہ کا مسلمہ ارگن جسے (سنہ ۱۹۱۳ء میں) حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ نے اپنی ادارت میں جاری فرمایا

نمبر ۸۹ | مورخہ ۲۶ فروری سنہ ۱۹۲۶ء | یوم جمعہ | مطابق ۱۲ شعبان سنہ ۱۳۴۴ھ | جلد ۱۳

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ اپنے خط مورخہ ۲۳ فروری بنام مولانا مولوی شیر علی صاحب اپنی صحت کے متعلق تحریر فرماتے ہیں۔ میری طبیعت زیادہ خراب ہوگئی ہے ... درد سر اور ایک بخار رہ گیا۔ آج سنبھال ...

چوہدری فتح محمد صاحب سیال ایم اے اپنے وطن سے اور مولوی عبدالرحیم صاحب نیر امرتسر سے واپس آگئے ہیں۔ جناب نیر صاحب نے انجمن احمدیہ امرتسر کے انتظام میں مردوں اور عورتوں میں بذریعہ میجک لنٹرن دو لیکچر دیئے۔ جنہیں علاوہ احمدیوں کے غیر احمدی مرد اور عورتیں بھی کثیر تعداد میں ...

مولوی غلام احمد صاحب گجرانوالہ میں آریہ سماج کے جلسہ کی وجہ سے بھیجے گئے ۔

یہ خبر نہایت افسوس کے ساتھ سنی جائیگی کہ حکیم مولوی غلام محمد صاحب امرتسری جو ایک لمبے عرصہ سے بیمار چلے آتے تھے۔ ۲۲ فروری ۲۶ء صبح کے نو بجے فوت ہوگئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ حضرت خلیفۃ المسیح کی عدم موجودگی کی وجہ سے جنازہ مولانا مولوی سرور شاہ صاحب نے پڑھایا۔ بعد حصول اجازت حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ رات کے دس بجے آپ بہشتی مقبرہ میں دفن کئے گئے۔

نامہ لنڈن

نومسلم انگریزوں کا اخلاص

مکرمی جناب ایڈیٹر صاحب!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ الحمدللہ ثم الحمدللہ کہ ولیم بارکر صاحب نے جن کے اسلام لانے کا ذکر الفضل میں چھپ چکا ہے۔ پچھلے ہفتے لنڈن میں آکر باقاعدہ طور پر اپنے اسلام کا اقرار کیا۔ یورپ میں ایسے بہت لوگ ہیں۔ جو اپنے آپ کو اسلام کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ لیکن اسلام کے لئے کسی قسم کی قربانی کا جذبہ ان میں قطعاً مفقود ہے۔ ہمارے نئے بھائی کو جو اسلام اور احمدیت سے اخلاص ہے۔ وہ آپ کو مندرجہ ذیل خط سے معلوم ہوگا۔ جو انہوں نے ملک غلام فرید صاحب کو لنڈن سے واپس جاکر لکھا ہے۔ ان کا اخلاص زبانی اظہار تک محدود نہیں بلکہ اپنے اسلام کا اقرار کرتے ہی انہوں نے دو پونڈ چندہ دیا۔ اور اسوقت بھی کہا۔ اور اس کے بعد بھی اپنے خط میں لکھا۔ کہ آئندہ بھی وہ اپنی آمدنی سے باقاعدہ چندہ دیا کرینگے۔ یہ صاحب ایک جہاز میں سیکنڈ انجنیئر ہیں ۔

دوسرے ہمارے مانچسٹر کے مسلمان بھائی مسٹر پلانٹ بھی اپنا چندہ باقاعدہ دیتے ہیں۔ شاید ہندوستان میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جان نثار خادموں کو یہ بات معمولی معلوم ہو مگر جو لوگ مغربی ممالک کے حالات سے واقف ہیں۔ وہ جانتے ہیں۔ کہ مغرب میں روپیہ سے کس قدر محبت کی جاتی ہے۔ ایسے حالات میں ان لوگوں کا باقاعدہ چندہ دینا بغیر سچے اخلاص کے ممکن نہیں۔ قرآن کا پہلا پارہ جوان کو دیا گیا تھا۔ اس کے متعلق وہ لکھتے ہیں۔ کہ یہ علوم کا ایک خزانہ ہے۔ ان چند صفحات میں جو میں نے ابھی تک مطالعہ کئے ہیں۔ اسلام کے بہت سے احکام سیکھے ہیں۔ وہ لکھتے ہیں۔ میں جب کبھی اپنے سفر سے واپس آیا کروں گا۔ تو لنڈن ضرور حاضر ہوکر نماز میں شامل ہوا کروں گا۔ بسبب جہاز پر انجنیئر ہونے کے اکثر سفر پر رہتے ہیں۔ ہر مہینہ یا دو مہینے کے بعد چند دن کے لئے واپس گھر آتے ہیں۔ والسلام

خاکسار درد (مولوی عبدالرحیم صاحب ایم اے)

ایک انگریز نومسلم کا مخلصانہ خط

مسٹر ولیم آر۔ بارکر نومسلم ملک غلام فرید صاحب ایم اے احمدی مسلم مشنری لنڈن کو لکھتے ہیں:-

پیارے بھائی! آپ نے قرآن شریف کا جو انگریزی نسخہ نہایت مہربانی سے مجھے عطا فرمایا تھا۔ میں اسے مطالعہ کر رہا ہوں فی الواقع یہ ایک نہایت ہی عمدہ ترجمہ ہے۔ جو قرآن شریف کا کیا گیا ہے۔ اگرچہ یہ نا واجب تو ہے کہ میں اس مقدس کتاب کے مطالب کا کسی اور کتاب سے مقابلہ کروں۔ تاہم اگر اس کے انگریزی ترجمہ کا بائبل کے اس ترجمہ کے ساتھ جو شاہنشاہ جیمز نے کرایا یا انگریزی زبان کے مشہور ادیب شکسپیئر کے علم کلام کے ساتھ موازنہ کیا جائے۔ تو بھی میں اسے ان سے بہترین پاتا ہوں۔ یہ انگریزی علم ادب کا ایک مکمل نمونہ ہے۔ اس کے مطالعہ کرنے سے بیشتر جو کتابیں میں نے پڑھی ہیں۔ ان سے بدرجہا بڑھ کر ہیں۔ میں نے اس سے اسلام کے متعلق وہ واقفیت حاصل کی ہے جو احمدی جماعت سکھاتی ہے۔ میں حیران ہوں کہ کیونکر کوئی ایسا شخص جسے قرآن کی یہ تفسیر پڑھنے کا موقعہ ملے اس بات سے انکار کر سکتا ہے کہ یہ خدا کا کلام ہے۔ اور اس کی تعلیم کے مطابق عمل کرنے سے پس و پیش کر سکتا ہے۔

میں یقین رکھتا ہوں۔ اگر اس کے بعض خاص حصص کو مع اس کی تفسیر کے چھوٹے چھوٹے ٹریکٹوں کی صورت میں شائع کیا جائے۔ تو اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے ایک عمدہ ذریعہ ہو گا اور اس مخالفت کے جوش کو بھی ٹھنڈا کرنے میں ممد و مددگار ہو گا جو عام طور پر اسلام کی کی جاتی ہے۔ ایک سورہ فاتحہ ہی ایسی چیز ہے کہ اگر اس کو ٹریکٹ کی صورت میں لایا جائے۔ تو یہ ایک نہایت ہی ذی شان ٹریکٹ ہو گا۔ اور سوائے یسوع ابن مریم کی مناجات کے جو "لارڈز پریئر" کے نام سے موسوم ہے۔ کوئی شے اس کے حسن و خوبی اور اس کی شان و شوکت کو نہیں پہنچ سکتی۔ اور اگر سچ پوچھو۔ تو اس کی عمدگی بھی اس کے سامنے ادنیٰ ہے۔ اگر ایک شخص اس سورۃ کے بدائع و صنائع لفظی و معنوی کو نیک نیتی کے ساتھ پڑھے۔ تو وہ "لارڈز پریئر" کے بالمقابل اس سے روحانیت سے بھر جائے۔ اور اگر کوئی شخص صاف دلی سے اس کے مطالب پر غور کرے۔ تو بالیقین اس بات کو پالیگا کہ یسوع ناصری پیغامبر محمد (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) اور (حضرت) مرزا غلام احمد صاحب کی تعلیم کا نقطۂ نگاہ ایک ہی ہے۔ اور یہ سب نسل انسان کی خدا کی طرف راہ نمائی کرنے والے ہیں۔

میں اپنی آئندہ زندگی کے لئے یہ وعدہ کرتا ہوں۔ کہ میں جماعت احمدیہ کا ایک عمدہ فرد بننے کی سعی بلیغ کروں گا۔ اور جونہی میرا جہاز انگلینڈ پہنچے گا میں اپنے ذمے کے تمام واجب الادا چندے جو کہ اس وقت تک کی وصول کردہ تنخواہ کی رو سے میرے ذمے ہوں ادا کر چکوں گا۔ علاوہ ازیں میں یہ بھی کوشش کروں گا کہ وہاں اسلام کی تمام عمدہ تعلیمات سیکھوں۔

میں نے جو کچھ اس وقت لکھا ہے یہ یا اپنے گذشتہ خطوط میں وقتاً فوقتاً جو کچھ لکھتا رہا ہوں۔ وہ اگر کسی طرح آپ کے لئے مفید ہو۔ تو آپ کو اختیار ہے کہ جس طرح چاہیں استعمال کریں۔ کیونکہ مجھے اس بات سے کوئی ندامت محسوس نہیں ہو رہی۔ بلکہ میں تو اسی بات میں حقیقی خوشی پاتا ہوں کہ دنیا کو یہ معلوم ہو جائے۔ میں اسلام قبول کر کے جماعت احمدیہ میں داخل ہو چکا ہوں۔

اب جس وقت میں شرف قدمبوسی حاصل کروں گا۔ تو امید واثق ہے۔ کہ فریضہ نماز کی ادائگی مسجد میں کر سکوں گا۔ کیونکہ میرے آنے میں ابھی چار ماہ کا عرصہ باقی ہے۔ اور میرا خیال ہے اس عرصہ میں مسجد پایہ تکمیل کو پہنچ چکی ہوگی۔

آپ کا اسلامی بھائی - ولیم آر۔ بارکر

اخبار احمدیہ

احمدیہ جامع مسجد سیالکوٹ کے متعلق فیصلہ

سیالکوٹ میں احمدیوں کی جامع مسجد ہے۔ جو کبوتراں والی مسجد کے نام سے مشہور ہے غیر احمدیوں نے احمدیوں کو بے دخل کرنے کے لئے باجماعت نماز پڑھنی شروع کر دی تھی۔ اور احمدیوں کے ساتھ لڑائی جھگڑا جاری رکھتے تھے۔ اس کے متعلق عدالت میں چارہ جوئی کی گئی۔ سیالکوٹ کی تازہ اطلاع مظہر ہے۔ کہ عدالت نے ۲۲ فروری کو فیصلہ سنا دیا ہے۔ جس میں مسجد پر احمدیوں کا قبضہ تسلیم کیا گیا ہے۔ اور غیر احمدیوں کو باجماعت نماز پڑھنے سے روک دیا ہے۔ البتہ فرداً فرداً نماز پڑھنے کی اجازت ہوگی۔

فاروق کے خاص نمبر کے متعلق اطلاع

الفضل کی گذشتہ اشاعت میں یہ لکھا گیا تھا کہ فاروق کا خاص نمبر جو ۶ مارچ کو لیکھرام کی پیشگوئی کے متعلق ۴۰ صفحے کا شائع ہو گا۔ ایک روپیہ کے پانچ پرچے دیئے جائیں گے۔ لیکن بوجہ زیادتی مضامین اب وہ پرچہ بجائے ۴۰ صفحے کے ۴۸ صفحہ کا ہو گا۔ اس لئے اب ایک روپیہ کے چار پرچے علاوہ محصول ڈاک ملیں گے۔ ایک پرچہ کے واسطے پانچ آنے کے ٹکٹ آنے چاہئیں۔ ورنہ بذریعہ وی پی طلب کریں۔ خاکسار ایڈیٹر فاروق۔ قادیان

بنگال کی احمدی مستورات اور نماز جمعہ

زین الحسن صاحب ڈیوگراؤ ضلع ٹپرہ سے لکھتے ہیں۔ گذشتہ جمعہ کے دن تمام احمدی عورتوں اور لڑکیوں نے باجماعت نماز جمعہ ادا کی۔ فریضہ جمعہ کی ادائگی کا احساس از خود ان میں پیدا ہوا۔ پردہ کا کافی انتظام کر دیا گیا تھا۔ مستورات نے اس بات کا مصمم ارادہ کر لیا ہے کہ ہر جمعہ مسجد میں حاضر ہو کر فریضہ جمعہ ادا کیا کریں گی۔

لائبریری کے لئے ضرور اخبارات

خاکسار نے ایک مختصر لائبریری قائم کی ہے۔ اگر کوئی دوست ریویو آف ریلیجنز کے پچھلے فائل ۱۹۰۳ء لغایت ۱۹۰۵ء اور الفضل ۱۹۱۳ء سے مئی ۱۹۲۲ء تک کے یا نور اخبار کے فائل یا البدر اخبار کے فائل یا فاروق یا الحکم اخبار یا رسالہ تشحیذ الاذہان کے فائل خاکسار کے نام روانہ کر دیں۔ تو ممنون ہونگا۔ اگر محصول ڈاک کی ضرورت ہو۔ تو خاکسار کو اطلاع دیں۔ فوراً محصول ڈاک روانہ کر دوں گا۔ اور اگر کوئی ٹریکٹ بغرض تقسیم مفت ہو تو بھی خاکسار کو روانہ کر دیں۔ خاکسار الطاف حسین خان احمدی۔ موضع اودے پور کٹیا۔ ڈاکخانہ شاہجہانپور۔ یو۔ پی

ولادت

خاکسار کے ہاں ۲۷ رجب ۱۳۴۴ھ لڑکا تولد ہوا ہے جس کا نام بشیر احمد رکھا گیا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نیک اور خادم دین بنائے۔

خاکسار حسین بخش احمدی از صوبہ دبدہ ریاست خیرپور سندھ

درخواست دعا

اللہ تعالیٰ کے فضل سے موضع ناروا علاقہ بنگال میں ہماری تعداد [illegible] ساٹھ ہے یہاں کے غیر احمدی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے خلاف بے دلیل اور خیالی اور دروغ باتوں سے عوام کو دھوکے میں ڈالنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔ اس لئے درخواست ہے۔ کہ ہمارے گاؤں کے باشندگان کے لئے درد دل سے دعا کی جائے۔ کہ اللہ تعالیٰ ان کو حق قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ خاکسار دیوان الدین احمدی۔ موضع ناروا

وی پی آتے ہیں

جن خریداران الفضل کی قیمت اخبار یکم فروری سے لیکر ۱۵ مارچ تک کسی تاریخ کو ختم ہوتی ہے۔ ان کے نام مارچ کے پہلے ہفتے کا پرچہ وی پی ہو گا۔ جو اصحاب وی پی وصول نہ کرینگے۔ ان کے نام کا پرچہ تا وصولی قیمت التوا میں رہے گا۔

یہ اطمینان رہے۔ کہ اگر وی پی قیمت ختم ہونے سے پہلے چند روز پہنچ جائے۔ تو حساب کھاتہ میں غلطی نہ ہوگی۔

مینیجر الفضل قادیان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

یوم جمعہ۔ قادیان دارالامان۔ ۲۶ فروری سنہ ۱۹۲۶ء

فرماں روائے کابل اور ہندوؤں کا قبول اسلام

الٰہ آباد کے انگریزی اخبار "پاؤنیر" میں فرمانروائے کابل کے متعلق ایک اطلاع شائع ہوئی تھی۔ جسے اردو اخبارات نے بھی درج کیا۔ اس میں اور باتوں کے علاوہ ایک بات یہ بھی تھی۔ کہ فرماں روائے کابل نے قندہار کے متعلق نائب الحکومت کی اس درخواست پر کہ "جن ہندوؤں نے اسلام قبول کر لیا ہے۔ انہیں انعامات دیئے جائیں" سخت ناراضی کا اظہار کرتے ہوئے کہا:-

"محض وصول زر کے لئے قبول اسلام نہ ہونا چاہیئے البتہ عقیدہ کی خوبی اور اصول کی عمدگی کو سمجھ کر وہ لوگ مسلمان ہوں، تو درست ہے"

(زمیندار ۲۷ جنوری سنہ ۱۹۲۶ء)

اس کے متعلق یہ بات قابل غور ہے۔ کہ جس طرح والیٔ کابل اور ان کے علماء کے نزدیک اسلام کو ترک کر کے کوئی اور عقیدہ اختیار کرنے والے کی سزا سنگساری ہے۔ اسی طرح دیگر مذاہب میں بھی اس مذہب کو چھوڑ کر دوسرے مذہب میں جانے والوں کی سزا قتل ہے۔ یہ ہم اپنی طرف سے نہیں کہہ رہے۔ بلکہ مولوی ظفر علی صاحب آف زمیندار کی اس تحقیق اور تدقیق کا نتیجہ ہے۔ جو انہوں نے کابل کی حمایت کی خاطر اس وقت کی تھی۔ جب بے گناہ اور معصوم احمدیوں کو کابل کی خوں ریز سرزمین میں مرتد قرار دیکر سنگسار کر دیا گیا تھا۔ چنانچہ اس شرمناک اور خلاف انسانیت فعل کی سب سے زیادہ اور پُرزور حمایت کرنے والے مولوی ظفر علی صاحب نے اپنے اخبار "زمیندار" میں بڑی تلاش اور جستجو سے دیگر مذاہب کی کتب میں سے ایسے حوالے پیش کئے تھے جن میں مذہب بدلنے والے کے لئے قتل وغیرہ کی سزاؤں کا حکم تھا۔ اور ہندوؤں کو اس بات کا قائل کرنے کے لئے جہاں انہوں نے ویدوں کو "آسمانی کتب" تسلیم کرنے کا پرزور اقرار کرتے ہوئے یہ لکھا۔

"قرآن نے ہمارے سامنے یہ حقیقت پیش کر دی ہے کہ وان من امة الا خلا فیھا نذیر اور ولکل قوم ھاد۔ اس اصول کی بنا پر ہم ویدوں کو آسمانی کتب تسلیم کرتے ہوئے یہ دیکھنا چاہتے ہیں کہ کیا ان میں مختلف جرائم کے متعلق ایسی سزائیں موجود ہیں یا نہیں جو قتل بالتعذیب کے تحت میں آتی ہیں" (زمیندار ۱۶ مارچ سنہ ۱۹۲۵ء)

وہاں حسب ذیل تمہید کے بعد وید اور منوسمرتی کے چند حوالہ جات بھی پیش کئے۔

"قتل بالتعذیب کے نظائر و امثلہ کی تلاش میں سب سے پہلے ویدوں کے ضابطہ تعزیرات کی ورق گردانی کرنی چاہیئے جو مشہور مذاہب کی معلومہ و مسلمہ کتب سماوی میں سب سے زیادہ قدیم اور بنی نوع انسان کے دور طفولیت و زمانہ حداثت سن کا دستور العمل سمجھے جاتے ہیں۔ نیز ہنود کے معتقدات کا مرکز و محور ہیں۔ اس کے لئے کسی دیدہ ریزانہ تفحص و تجسس اور دماغ سوزانہ تلاش و کنج کاوی کی ضرورت نہیں۔ اس لئے کہ میں قتل بالتعذیب کے تمام احکام کا حصر و احاطہ نہیں کرنا چاہتا۔ بلکہ سرسری طور پر محض چند مثالوں کا پیش کر دینا کافی سمجھتا ہوں" (زمیندار ۱۸ مارچ سنہ ۱۹۲۵ء)

ان سطور سے معلوم ہو سکتا ہے کہ مولوی ظفر علی صاحب نے ہندو مذہب میں مرتد کی سزا قتل ثابت کرنے کے لئے کس قدر زور قلم صرف کیا ہے۔ اور وہ اس بات کو پایہ ثبوت تک پہنچانے کے لئے کیسے مضطرب و بے تاب تھے۔ ہندوؤں کی مذہبی اور بالفاظ مولوی صاحب "آسمانی کتب" کے حوالے پیش کرنے کے بعد انہوں نے ہندوؤں سے اس طرح خطاب کیا۔

"وہ شریعت اسلام میں مرتد کے لئے قتل کی سزا پر معترض ہیں۔ لیکن اگر وہ اپنے دھرم کی کتابوں کا بہ امعان نظر مطالعہ کریں۔ ان کے احکام کو پس پشت نہ ڈالیں۔ ان کا حلقہ اپنی گردنوں سے نہ اتار پھینکیں۔ تو انہیں وہاں بھی مرتد کے لئے قتل ہی کی سزا ملیگی۔ مثلاً منوسمرتی کے آٹھویں باب میں اشلوک نمبر ۳۵۰ و ۳۵۱ میں ہے

"خواہ گرو یا نابالغ لڑکا اور بوڑھا و عالم براہمن ہی کیوں نہ ہو لیکن اتتاہی ہونے کی حالت میں اس کو ضرور بلا سوچے قتل کر دینا چاہیئے۔ اتتاہی کے قتل میں مارنیوالے کو پاپ نہیں"

اتتاہی اس شخص کو کہتے ہیں جو دھرم کو چھوڑ کر ادھرم میں پھنس جائے۔ یعنی مرتد ہو جائے۔ اور یہ تعریف دور حاضر کے سب سے بڑے ہندو مصلح یعنی سوامی دیانند کی تحریر سے مستفاد ہے (ملاحظہ ہو ستیارتھ پرکاش پانچواں ایڈیشن صفحہ ۱۸۱) پھر شریعت اسلام میں تو مرتد سرکاری عدالت میں پیش ہوتا ہے۔ اسے توبہ کے لئے مہلت دیجاتی ہے۔ نابالغ لڑکے کو سزا سے بری الذمہ سمجھا جاتا ہے لیکن ہندو دھرم میں صاف صاف مرقوم ہے کہ مرتد کو بلا سوچے سمجھے قتل کر دینا چاہیئے۔ خواہ نابالغ ہو۔ اور مرتد کو قتل کرنے والے کو پاپ نہیں ہوتا۔ کیا اسلام کا ایک منظم، منضبط اور اہم مصالح و حکم شرعیہ پر مبنی حکم ہندو دھرم کے اس اجازت نامہ قتل عام سے بھی زیادہ سخت ہے۔ کہ ہندو اپنے مذہب پر غور کرنے اور سوچنے سمجھنے کے بغیر اس پر معترض ہو رہے ہیں"

(زمیندار ۱۸ مارچ سنہ ۱۹۲۵ء)

جیسا کہ اس اقتباس کی آخری سطور سے ظاہر ہے۔ مولوی صاحب کی غرض صرف یہ تھی۔ کہ اسلام میں مرتد کی سزا قتل جائز ثابت کرنے کے لئے ہندوؤں کو اس بات کا قائل کریں۔ کہ ان کے مذہب میں بھی مرتد کی سزا قتل پائی جاتی ہے۔

اس مقصد نے مولوی صاحب کی آنکھوں پر ایسی پٹی باندھ دی کہ انہیں اتنا بھی خیال نہ رہا۔ اس طرح وہ ہندوؤں کے لئے اسلام کا دروازہ اپنے ہاتھ سے بند کر رہے ہیں۔ اور ان کو تحریک کر رہے ہیں۔ کہ اگر ان میں سے کوئی شخص مسلمان ہو جائے تو انہیں حق ہو گا کہ اسے قتل کر دیں۔ اور قتل کر کے ثواب حاصل کریں۔

ہم مولوی ظفر علی صاحب اور ان کے ہم خیال لوگوں سے اگر کوئی ہوں۔ پوچھتے ہیں۔ کیا اب وہ والیٔ کابل کو یہ مشورہ دینگے۔ کہ علاقہ قندھار میں جن ہندوؤں نے اپنا مذہب ترک کر کے اسلام قبول کیا ہے۔ انہیں ہندوؤں کے حوالے اس لئے کر دیں کہ وہ اپنی "آسمانی کتب" کے رُو سے انہیں قتل کر کے ثواب حاصل کریں۔ اگر نہیں تو کیوں؟ مولوی صاحب خود یہ بات تسلیم کر چکے ہیں۔ اور نہ صرف تسلیم کر چکے ہیں بلکہ ہندوؤں کی مذہبی کتب کو "آسمانی کتب" تسلیم کر کے ان سے یہ ثبوت بہم پہنچا چکے ہیں کہ ان میں ہندو دھرم چھوڑنے والے کی سزا قتل موجود ہے۔ اور ہندوؤں کو اس کے متعلق یہاں تک تلقین فرما چکے ہیں کہ

"وہ اپنے دھرم کی کتابوں کا بہ امعان نظر مطالعہ کریں۔ ان کے احکام پس پشت نہ ڈالیں۔ ان کا حلقہ اپنی گردنوں سے نہ اتار پھینکیں"

مطلب یہ کہ وہ بھی ہندو مذہب ترک کرنیوالے کو ضرور قتل کی سزا دیا کریں۔ ورنہ وہ اپنی مقدس کتب کو پس پشت ڈالنے والے اور ان کا حلقہ اپنی گردنوں سے اتار پھینکنے والے ہونگے۔

ایسی صورت میں ضروری ہے۔ کہ کابل کے ان ہندوؤں کو جو اپنے دھرم سے مرتد ہو کر مسلمان ہو گئے ہوں۔ ہندوؤں کے

حوالے کرنے کا مطالبہ کریں۔ تا ہندو انہیں قتل کر سکیں۔ اور والئے کابل کو بھی اس میں کوئی دریغ نہیں ہونا چاہیئے۔ کیونکہ جس طرح وہ سمجھتے ہیں کہ اسلام چھوڑنے والے کی سزا سنگساری ہے۔ اسی طرح اہل ہنود کی کتب مقدسہ میں بھی ہندو دھرم ترک کرنے والے کی سزا قتل موجود ہے۔ جیسا کہ مولوی ظفر علی صاحب وضاحت کے ساتھ ثابت کر چکے ہیں۔ پس ہندوؤں کا بھی حق ہے۔ کہ اپنے مذہبی احکام پر عمل پیرا ہو کر مسلمان ہونیوالے ہندوؤں کو قتل کریں۔

ایسی حالت میں امیر صاحب کابل کا ہندوؤں کے متعلق یہ فرمانا کہ:۔

"عقیدہ کی خوبی اور اصول کی عمدگی کو سمجھ کر وہ لوگ مسلمان ہوں۔ تو درست ہے"

ہرگز درست نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ اگر یہ بات درست ہے۔ تو پھر ہر شخص کا یہ حق ہے۔ کہ جس عقیدہ کی خوبی اور جس اصول کی عمدگی اس کے ذہن نشین ہو جائے۔ اسے اختیار کرے۔ اور محض تبدیلی عقیدہ کی وجہ سے کوئی جبر اور کوئی سختی کسی پر نہ کی جائے۔ کیا امیر صاحب کابل اس اصل کے قائل ہیں۔ اگر قائل ہیں۔ تو کیا کابل کے ان معصوم اور بے گناہ احمدیوں کا دردناک قتل جو ان کی سلطنت میں محض اختلاف عقائد کی وجہ سے سنگسار کئے گئے۔ ان کے خیال کی تردید نہیں کر رہا۔

اب یا تو حکومت کابل قندھار میں مسلمان ہونیوالے ہندوؤں کو قتل کرنے کے لئے ہندوؤں کے حوالے کر دے۔ ورنہ یہ تسلیم کرے۔ کہ تبدیلی عقیدہ کی وجہ سے سزائے قتل شرمناک فعل ہے۔ اور احمدیوں کو کابل میں سنگسار کرنے میں اس نے حد درجہ کے ظالمانہ اور سنگدلانہ فعل کا ارتکاب کیا۔ سلطنت کابل کے ماتھے پر بے گناہ احمدیوں کا قتل ایک ایسا بدنما داغ ہے۔ جو قیامت تک اس کے لئے ندامت اور شرمندگی کے سامان پیدا کرتا رہے گا۔ اور جن لوگوں نے اس بارے میں کابل کی تائید اور حمایت کی ہے۔ انہیں بھی شرمسار ہونا پڑے گا۔

کتابت کی افسوسناک غلطی اور "سیاست"

میری عدم موجودگی میں ۵ اور ۹ فروری کا پرچہ اکٹھا شائع ہوا۔ اس میں غلطی سے دعائے مغفرت کے عنوان سے صفحہ ۲ پر ڈاکٹر عبد اللہ خان صاحب سکنہ شیخ پور ضلع گجرات کی فوتیدگی کا جو اعلان ہوا۔ اس میں "ان کے لئے دعاء مغفرت کریں" کے میں "ان" کے آگے "کی صحت" کے الفاظ کاتب نے زائد لکھ دیئے۔ اور فقرہ اس طرح بن گیا۔ "ان کی صحت کے لئے دعائے مغفرت کریں"۔

یہ نہایت ہی افسوسناک غلطی تھی۔ اور جب مجھے اس کا علم ہوا۔ تو بہت ندامت محسوس ہوئی۔ لیکن بہرحال یہ کتابت کی غلطی تھی اور کاتب نے دو لفظ اپنی طرف سے ڈال دیئے تھے۔ اصل مضمون جو موجود ہے۔ اس میں نہیں ہیں۔ پھر پروف پڑھنے والے نے کاپی اور پروف میں اصلاح بھی کی۔ مگر سنگ ساز نے اس فقرہ میں سے صرف "کی" کاٹ دی۔ اور لفظ "صحت" رہنے دیا۔

اس غلطی پر وہ اصحاب جو اخبارات کی لکھائی اور چھپائی کی مشکلات سے واقف نہیں۔ جو چاہتے کہتے۔ لیکن تعجب ہے۔ "سیاست" جیسے اخبار نے اس پر تمسخر اڑایا ہے جس کا کوئی صفحہ بلکہ کوئی کالم غلطیوں سے خالی نہیں ہوتا۔ چنانچہ جس پرچہ میں اس نے "الفضل" کی مندرجہ بالا غلطی کا مضحکہ اڑایا ہے۔ اس کے صرف ایک کالم کی چند غلطیاں بطور نمونہ درج ذیل کی جاتی ہیں۔ مثلاً لکھا ہے:۔

(۱) "اہل دہلی کس قدر شرعیت حقہ کے پابند ہیں"

(۲) "چند خواجہ تراشوں کا جو اپنی سنہری روپہلی مصلحتوں کے باعث نجدی غدار کو خلفائے راشدین کے بعد افضل الانسان سمجھ رہے ہیں"

(۳) "میاں غدار وہابی"

(۴) "آج تک ہندوستانی کی واحد لاہوری وہابی ایجنسی یہ ثابت کرنے کی کوشش کر رہی ہے"

(۵) "ابن سعود انگریزوں کا ایسا ہی حلف ہے۔ جیسا کہ امیر افغانستان" (سیاست ۱۹ر فروری ۱۹۲۶ء)

اگرچہ ان غلطیوں میں سے بعض ایسی بھی ہیں۔ جنہیں کتابت کی غلطیاں نہیں قرار دیا جا سکتا۔ بلکہ عملہ "سیاست" کی قابلیت کا نتیجہ ہیں۔ لیکن مجھے یہ کہنے کی ضرورت نہیں۔ البتہ میں یہ ضرور کہوں گا۔ کہ "سیاست" کو دوسرے اخبارات کی کتابت کی غلطیوں پر تمسخر اڑانے سے قبل اپنے صفحات کو غلطیوں سے پاک کر کے دکھانا چاہیئے۔

میں "الفضل" کی مذکورہ بالا غلطی کے متعلق معذرت کا اظہار کرنے والا ہی تھا کہ "سیاست" نے اس کی طرف متوجہ کر دیا اور در اصل میں نے اس غلطی پر معذرت کا اظہار کرنے کی خاطر ہی "سیاست" کے جواب میں یہ سطور لکھی ہیں۔

دعاء مغفرت کے متعلق وہ اصل اعلان ذیل میں درج کیا جاتا ہے:۔

"میرے بڑے بھائی ڈاکٹر عبد اللہ خان صاحب پنشنر سکنہ شیخ پور ضلع گوجرات ۱۵ و ۱۶ جنوری کی درمیانی شب کو نمونیا سے فوت ہو گئے۔ احباب ان کے لئے دعائے مغفرت کریں۔ خاکسار الٰہی بخش احمدی شیخ پور ضلع گوجرات"

اسلام اور پادری صاحبان

کلکتہ کے انگریزی اخبار سٹیٹسمین میں بشپ آف ڈرہم کا حسب ذیل پیام شائع ہوا ہے:۔

"اسلام کی تنظیم جدید اس قدر مہتم بالشان ہو گئی ہے کہ سارے ایشیاء اور افریقہ کا یہی مذہب ہو جانے والا ہے"

معلوم نہیں۔ بشپ صاحب کو کہاں تنظیم جدید نظر آئی ہے جس کی بناء پر انہوں نے یہ اعلان کیا ہے۔ در اصل بات یہ ہے کہ عیسائی مشنری مسلمانوں کو نہ صرف غافل کرنے کے لئے بلکہ مسرت اور خوشی کا اظہار کرنے کے لئے بھی اس قسم کی خبریں اڑاتے رہتے ہیں۔ اور اس میں شک نہیں کہ ان کا یہ حربہ مسلمانوں پر ضرور کارگر ہوا ہے۔ ہندوستان کے مسلمان پادریوں کے منہ سے اس قسم کی دھوکہ آمیز باتیں سنکر سمجھ لیتے ہیں۔ اشاعت اسلام کا کام بڑی سرعت اور عمدگی سے ہو رہا ہے۔ اور یہ نہیں دیکھتے۔ کہ اشاعت اسلام کے لئے وہ خود کیا کچھ کر رہے ہیں۔

مسلمانوں کو اس قسم کی باتوں پر خوش ہو کر غفلت میں نہیں پڑے رہنا چاہیئے۔ بلکہ اشاعت اسلام کے لئے عملی طور پر کوشش کرنی چاہیئے۔ اور جو لوگ اس کام میں لگے ہوئے ہیں۔ ان کے ساتھ ملکر اسلام کا بول بالا کرنے میں حصہ لینا چاہیئے۔ اگر مسلمان اس طرف متوجہ ہو جائیں۔ اور جماعت احمدیہ جس انتظام اور طریق سے اشاعت اسلام کا کام کر رہی ہے۔ اس کے مطابق وہ بھی کام کرنے لگیں۔ تو بہت جلد نہ صرف ایشیاء اور افریقہ کا مذہب اسلام ہو جائے۔ بلکہ عیسائی ممالک بھی اس کے جھنڈے کے نیچے آ جائیں۔

لجنہ اماء اللہ کا ایڈریس اور اخبار پرکاش

آریہ اخبار پرکاش ۱۴ر فروری اس ایڈریس کا ذکر کرتا ہوا۔ جو پچھلے دنوں لجنہ اماء اللہ کی طرف سے جناب مولوی محمد دین صاحب بی اے مبلغ امریکہ کو دیا گیا۔ اور حرم ثالث حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے پڑھا تھا۔ اس کے متعلق پہلے خود ہی یہ فرض کر لیتا ہے کہ

"جب موصوفہ نے ایڈریس پڑھا۔ تو پردے کے پیچھے سے نہیں۔ بلکہ برسر عام پڑھا ہو گا"

اور پھر پوچھتا ہے:۔

"کیا قادیانی حواری بتائینگے۔ کہ مجلس خواتین کی ایڈیکوٹری کا یہ فعل شریعت اسلام کے کہاں تک مطابق ہے"

پرکاش اگر ان سطور کو غور سے پڑھ لیتا جنہیں ایڈریس کا ذکر ہے تو ایک مفروضات فرض کر کے اسے یہ سوال کرنے کی ضرورت پیش نہ آتی۔ کیونکہ وہاں یہ الفاظ بھی موجود ہیں۔ "مستورات پردہ میں تھیں"۔ (دیکھو الفضل ۲ر جنوری) تو معلوم ہو جاتا کہ ایڈریس پردہ میں پڑھا جا چکا ہے۔ اور ایسا ہی کیا گیا جو شریعت اسلام کے بالکل مطابق ہے۔

ضرورت تبلیغ اور اس کے متعلق تحریک

(گذشتہ سے پیوستہ)

(جناب مولوی عبدالرحیم صاحب نیرؔ کی تقریر جو انہوں نے سالانہ جلسہ پر کی)

شیطان کا زور

آسمانی صحائف میں بتلایا گیا ہے۔ کہ آخری زمانہ میں لشکر شیطان سے جنگ ہوگی۔ احادیث میں وارد ہے۔ کہ شیطان اس زمانہ میں طرح طرح کی تکلیفیں پہنچائے گا۔ اور نت نئے چکمے دے گا۔ دجال پیدا ہوگا لوگوں کے دین و ایمان کو بگاڑے گا۔ مگر ایسے پرفتن زمانہ کے لئے کیا خدا نے اپنی مخلوق کو یونہی چھوڑ دیا۔ نہیں نہیں اس کا وعدہ ہے۔ کہ ایسے وقت میں ان سب مقابلوں کے لئے میں ایک ایسے شخص کو بھیجوں گا۔ جس کا نام مہدی بھی ہوگا۔ اور عیسیٰ بھی۔ حدیثوں میں دیکھو یہی آتا ہے۔ کہ شیطان کا جب زور ہوگا۔ تو اس کے زور کو توڑنے کے لئے خدا اپنے ایک بندہ کو بھیج دے گا۔ جو اس کا مقابلہ کرے گا۔ اور لوگوں کو بچائے گا۔

خونی مہدی کا انتظار

بچپن میں مجھے میری والدہ صاحبہ مرحومہ بعض کتابیں پڑھنے کو دیا کرتی تھیں ان میں یہی لکھا ہوتا۔ کہ امام مہدی آئے گا۔ تو یہ ہوگا۔ امام مہدی آئے گا۔ تو وہ ہوگا۔ کچھ تو ان کتابوں کے اثر سے اور کچھ اس عادت سے کہ لوگ خود کچھ کرنے کے خواہاں نہیں ہوتے اور اسلاف کے کارناموں یا خوش آئند واقعات سے خوش ہوتے ہیں۔ ہمارے ہاں بھی یہی چرچا رہتا۔ اور ہماری بھی یہی باتیں ہوتیں۔ کہ امام مہدی آئے گا۔ تو یہ ہوگا وہ ہوگا۔ میں کیا ہر مسلمان بچہ جنگ و جدل کی کہانیوں۔ امام مہدی کی فتوحات کے قصوں سے خوش ہوتا۔ کافروں کا قتل ثواب اور آئندہ کشت و خون کی امید اسلام جیسے پرامن مذہب کا جزو اعظم سمجھی جاتی تھی۔ کفار کو مسلمان کرنے کے لئے مہدی کی تلوار اور فتوحات کا انتظار تھا۔ یا گذشتہ سیاسی کامیابیوں پر فخر تھا۔

امام مہدی کی فتوحات جمالی ہیں

غرض دنیا کا یہی حال ہے۔ یا تو گذشتہ واقعات کی داد ہی سے شاد کام رہتی ہے۔ اور یا آئندہ کے وعدوں پر خوش ہوتی ہے۔ کہ اب یہ ہو جائے گا۔ وہ ہو جائے گا۔ لیکن وہ یہ نہیں دیکھتی۔ کہ اگر کسی گذرے ہوئے زمانہ میں کوئی عظمت حاصل تھی۔ تو کیا ہم نے اس عظمت کو بحال رکھنے کا خیال کیا یا کیا جو باتیں آئندہ وعدہ کے رنگ میں ہیں ان کے لئے ہم کچھ تیاری کر رہے ہیں۔ دنیا ہر وقت غفلت میں پڑی رہتی ہے۔ اسی غفلت سے نکالنے کے لئے خدا تعالیٰ نے اپنے بعض بندوں کے ذمے بعض فرض لگائے ہیں۔ ان فرضوں میں سے اہم فرض اعلائے کلمۃ اللہ ہے۔ پس جیسا کہ خدا کی دو صفتیں ہیں جلال اور جمال۔ ایسا ہی خدا ان دونو صفتوں کے لحاظ سے اپنا کام کرتا ہے۔ اور جس کسی کو اپنا پیغامبر بنا کر بھیجتا ہے۔ اسے یا تو ضرورت کے لحاظ سے جلال کے ماتحت بھیجتا ہے یا صفت جمال کے ماتحت۔ مثلاً حضرت موسےٰ اگر ایک وقت جلال کے رنگ میں آئے۔ اور فرعون جیسے زبردست اور مغرور بادشاہ کے کبر و غرور کو توڑا۔ تو دوسرے وقت میں حضرت ابن مریمؑ جمال کے رنگ میں آئے۔ جنہیں لوگوں نے کانٹوں کا تاج پہنا دیا۔ اور صلیب اٹھوائے ہوئے صلیب گاہ تک لے گئے۔ پھر صلیب پر لٹکا دیا۔ اور تمسخر و مطاعن کئے۔

دوستو! میں جب لنڈن میں تھا۔ تو بعض یہودی مجھے ملے۔ وہ کہتے تھے۔ ابن مریم خدا کی طرف سے نہیں آئے تھے اسی لئے ہم نے نہیں مانا۔ ہماری کتابوں میں تو لکھا ہے۔ کہ وہ بادشاہ ہوگا۔ اور داؤد کی سلطنت واپس دلائے گا۔ مگر ایسا کہاں ہوا۔ وہ تو غربت اور مسکنت کے لباس میں آیا اور ویسی ہی چلا گیا۔

اللہ اللہ! کجا وہ جلال کہ فرعون جیسا زبردست طاقت رکھنے والا بادشاہ مقابلہ کی تاب نہ لاسکا۔ اور کجا یہ جمال کہ لوگ اس صفت جمالی کے مظہر کو گھسیٹتے ہیں۔ کھینچتے ہیں۔ آزار پہنچاتے ہیں۔ خفت و ذلت کرتے ہیں۔ اور بالآخر جان کے لاگو ہو جاتے ہیں۔ مگر وہ کچھ نہیں کہتا۔ باوجود اس کے خدا جس طرح حضرت موسےٰ کو غالب کرتا ہے اسی طرح حضرت عیسےٰ کو کامیاب کرتا ہے۔ صرف رنگ جدا ہے۔ ہمارا زمانہ صفت جمالی کا مقتضی تھا اور ہمارے مہدی کی فتوحات بھی جمالی ہونی چاہیئے تھیں۔

دور حاضرہ اور دور سابقہ

پیارے دوستو! یہود کی نظر سطح پر تھی۔ وہ نہ دیکھ سکے۔ کہ تہ آب کونسا در شاہوار ہے۔ ان کے دل تہذیب آسمانی سے نڈر تھے۔ اور نہیں جانتے تھے۔ کہ اس جور و تعدی کے پیچھے کیسا عذاب الیم ہے۔ وہ دنیا کے کیڑے تھے اور نہیں سمجھتے تھے۔ کہ دنیا عیش و عشرت کی جگہ نہیں۔ بلکہ اک ماتم کدہ ہے۔ وہ اس کی عشرتوں۔ اس کی آسائشوں اور اس کی راحتوں کے دلدادہ تھے۔ جو سراسر فانی ہیں۔ اور اس سے ناآشنا تھے۔ کہ اگر ان کو چھوڑیں گے۔ اور ان سے منہ موڑینگے۔ تو کوئی عشرت نہ ہوگی۔ کوئی آسائش نہ ہوگی۔ اور نہ کوئی راحت نہ ہوگی۔ جو انہیں ملے گی۔ اور جو ابدی و ازلی اور لازوال نہ ہوگی۔ وہ تورات کے الفاظ کا مطالعہ کرتے تھے مگر معانی سے بے خبر تھے۔ ان کی آنکھ پیشگوئیوں کے ظاہر پر تھی ان کو باطن اور اصلیت سے سروکار نہ تھا۔ یہی حال اس زمانہ کا ہے۔

محمدؐ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم آئے۔ بڑے بڑے جبّار و قہار سرنگوں ہوگئے۔ بڑے بڑے متکبر و پرنخوت بھی خاک و خون میں غلطان دکھائی دیئے۔ دنیا ہل گئی۔ اکناف عالم میں اک تزلزل پیدا ہوگیا۔ نعرہ توحید کی بانگ بلند آہنگ سے دنیا کے کفرستان ٹوٹ گئے۔ وہ اک شمع ہدیٰ تھی۔ جس نے غاروں اور مغاروں میں روشنی پیدا کر دی۔ اور جہاں کے آفتکد سے اس کے آگے مات پڑ گئے۔ غرض وہ رنگ جلال میں آئے۔ اور خدا کا جلال دنیا میں ظاہر کر دیا۔ وہؐ دنیا کے آقا بن کے آئے۔ وہؐ دنیا کے سردار بن کے آئے۔ وہؐ دنیا کے ہادی بن کر آئے۔ وہؐ دنیا کے رہبر بن کر آئے۔ انؐ کا نام محمدؐ تھا۔ اور وہ جلال کا مظہر اتم تھے۔ وہ حضرت موسےٰ کی طرح جلال سے آئے۔ مگر کہہ گئے۔ کہ آخر زمان میں محمدؐ احمدؐ بن کر آئیں گے۔ اور عیسےٰ کہلائیں گے۔ سلسلہ موسوی کے مظہر جمالی کے وقت سطحی باتوں پر تو لوگوں نے نگاہ کی۔ اور اصل امر کی طرف نہ دیکھا۔ اور اس مظہر جمال کو یعنی مسیح ناصری کو اس آنکھ سے دیکھا۔ کہ وہ بادشاہ ہونا چاہیئے۔ اسی طرح یہاں بھی ہوا۔ محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جمال کے ظہور کے وقت کہ جو احمدؐ نام کے ساتھ ہوا انہوں نے یہ قیاس کر لیا۔ کہ وہ آسمان سے آنا چاہیئے زمین سے پیدا نہیں ہونا چاہیئے۔ پھر یہی نہیں بلکہ اور بھی بہت سی ایسی باتیں اس سے دیکھنے کی توقع کی۔ جو ان کے اپنے دماغوں کی اختراع تھیں۔ ان لوگوں نے الفاظ کی پرستش کی۔ اور یہود کا رنگ اختیار کیا۔

واقعات گذشتہ سے عبرت

مگر ایک دفعہ غلطی ہو چکی دوبارہ یہ غلطی کیوں کی جائے۔ دنیا اپنی اختراع کردہ باتوں کی توقع میں مرسلین خدا کا مقابلہ کر کے سکھ اور آرام سے نہیں رہی۔ ہمیشہ دکھ اور ندامت میں مبتلا رہی۔ تو جب یہ ایک تجربہ شدہ بات ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کے رسولوں کی مخالفت موجب تکلیف ہوتی ہے۔ تو پھر اسی طرز پر مخالفت کرنا سزا و عذاب کو خود بلانا ہے۔ پس اس سے بچنا چاہیئے تھا۔ جس طرح موسےٰ کا جمال عیسےٰ کے ذریعہ آشکارا ہوا۔ اسی طرح محمدؐ کا جمال احمدؐ کے ذریعہ ظاہر ہوا۔ اگر موسےٰ کے جمال کو لوگوں نے تکلیفیں دیں۔ دکھ پہنچائے اور آزار دیئے۔ تو محمدؐ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جمال کو بھی تکالیف دی گئیں۔ اور ہر قسم کی روک اس کے راستے میں ڈالنے کی کوشش کی گئی۔ مگر سہ

چراغ راکہ ایزد بر فروزد
کسے کو تف زند ریشش بسوزد

مسیح موعود مبلغ ہے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّطْفِـُٔوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ وَيَاْبَى اللّٰهُ اِلَّآ اَنْ يُّتِمَّ نُوْرَهٗ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ ۝ هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ ۙ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ (توبہ ۳۲-۳۳) اکثر مفسرین لکھتے ہیں کہ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ کا وعدہ آخری زمانہ میں مسیح موعود کے ذریعہ پورا ہوگا اور اس آیت میں جس شخص کے ذریعہ یہ وعدہ پورا ہوتا ہے۔ وہ "ہدیٰ" اور "دین الحق" کے ساتھ آتا ہے۔ گویا مہدی ہو کر ہدایت کے لئے مامور ہوتا ہے۔ اور سچائی کی روح بنکر جیسا کہ یوحنا کی انجیل میں آتا ہے۔ تسلی دینے آتا ہے۔ غرض کہ موعود آخر زمان مہدی و عیسیٰ ہو کر ہدایت و اشاعت حق کے لئے آئے گا۔ اور جیسا کہ آیت ماقبل میں ہے اس کی مخالفت منہ کے الفاظ و کلام سے ہوگی تلوار و تبر سے نہ ہوگی۔ اور اللہ اس نور کو محفوظ رکھے گا۔ اور کامل کرے گا۔ خلاصہ یہ کہ مسیح موعود امن و صلح سے اندرونی اصلاح اور اعداء کے مخالفانہ اعتراضات کا جواب دے کر اسلام کا دوسرے مذاہب پر ایک مبلغ مصلح کی حیثیت سے غلبہ ثابت کرے گا۔

کس کی مخالفت کی گئی

اب لِيُظْهِرَهٗ علی الدین كُلِّهٖ کا مصداق کون ہو کر آیا۔ اور کس کی مخالفت ہوئی۔ جو احمدیت کر تشریف لایا۔ اس کی مخالفت کی گئی۔ جو مبشراً برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد کا مصداق تھا۔ جو اپنے اصل کی طرح شاہد تھا۔ بشیر تھا۔ نذیر تھا۔ داعی الی اللہ تھا اور سراج منیر تھا۔ وہ جو کہتا تھا ؎

احمد اندر جان احمد شد پدید
نام من ہم گشت آں اسم وحید

وہ جسے خدا نے اس زمانہ کے لئے اس ظلمتکدہ میں شمع ہدایت بنا کے بھیجا۔ وہ جسے شان محمدؐ کے ظاہر کرنے کے واسطے مبعوث کیا گیا۔ وہ جسے اشاعت دین کا کام سونپا گیا۔ وہ آیا مگر ستایا گیا۔ اور ستانے والوں نے نہ دیکھا۔ کہ ہم ستاتے تو اس کو ہیں۔ مگر اعتراض پیدا کرتے ہیں اسلام پر۔ اور پھر یہ بھی نہ دیکھا۔ کہ اس کا ستانا اس کا ستانا نہیں۔ بلکہ اس فخر دو عالم کا ستانا ہے جو ریگستان عرب سے اٹھا اور اقطاع عالم کے ریگستانوں کے ذرہ ذرہ کو نجم السماء بنا دیا۔ اور دنیا پر اپنے احسانوں کی بارش برسا دی۔ آج اس ذات پر اعتراض ہے کہ اس نے اشاعت دین تلوار سے کی اور ضرورت تھی کہ یہ اعتراض عملاً رفع ہوتا۔ پس جب خدا نے یہ اعتراض دور کرنا چاہا۔ تو کم عقلوں نے مخالفت کی اور ایذا دہی کے درپے ہو گئے۔

موجودہ زمانہ کے مولوی

سب سے زیادہ کس نے ستایا اور سب سے زیادہ دشمن کون ہیں۔ وہ تمام لوگ جو پیارے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مانتے ہیں یاد رکھیں۔ آپؐ کے مخالفین آپؐ کے دشمن ہیں۔ مگر ان سے بڑھ کر بھی دشمن ہیں جو اپنے کہلاتے ہیں۔ وہ وہ بدقسمت ملاں ہیں۔ جو گھروں میں بیٹھ کر ایسی باتیں بناتے ہیں۔ جن سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات پر اعتراض پیدا ہوتے ہیں جو اسلام کو بدنام کرنے والے ہیں۔ جو دین خدا کی صورت بگاڑنے والے ہیں۔ غور کرو۔ کہ اگر کوئی شخص لنڈن میں مجھ سے پوچھتا۔ کہ جو شخص اسلام چھوڑے اسے قتل کر دینے کا حکم اسلام میں ہے۔ اسی طرح اسلام جبراً مسلمان بنانے کی اجازت دیتا ہے تو میں اگر احمدی نہ ہوتا۔ تو کیا اسے یہ جواب دے سکتا تھا۔ کہ "نہیں"۔ مگر یہ ملا تسلیم کرتے ہیں۔ کہ یہ اسلام میں ہے۔ اور اس طرح وہ اسلام میں ہو کر اسلام کے دشمن ہیں۔ اور خطرناک دشمن ہیں۔

مسئلہ ارتداد اور مسلمان

اس وقت ارتداد کا ایک مسئلہ ہے۔ جو ہمارے سامنے آگیا۔ وہ لوگ جو اپنے آپ کو اسلام کا حامی بتاتے ہیں۔ اور جو دین کے ستون کہلاتے ہیں وقار اسلامی کو بالائے طاق رکھکر اور بغیر اس بات کے سوچے سمجھے کہ انکی اس روش کا کیا اثر ہوگا احمدیوں کے قتل پر خوشیاں منانے لگ گئے۔ بلکہ ایسے سفاک اور ایسے وحشی انسانوں کی پیٹھ ٹھونکنے لگ گئے۔ جنہوں نے مفاد اسلام کی طرف سے آنکھوں پر پٹی باندھ کر مذہبی اختلاف کی وجہ سے احمدیوں کو شہید کرنا شروع کر دیا۔

افغانستان میں احمدیوں کی سنگساری

ہائے! افغانستان کی ناسمجھی پر رونا آتا ہے۔ اس کی نادانی سے دل دکھ گیا۔ آنکھیں چاہتی ہیں۔ کہ ان سے اشک رواں ہوں۔ روح چاہتی ہے۔ کہ آب و گل کے آشیانے سے پرواز کر جائے۔ دل چاہتا ہے کہ تڑپ کر پہلو سے باہر نکل جائے۔ آہ! آہ!! مسلمانوں کی نادانی۔ ان کی ناسمجھی۔ ان کی عاقبت نااندیشی کے ایسے ایسے دردناک واقعات ان ایام میں گذرے۔ کہ ان کے سننے سے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ شہید وفاء عبد اللطیفؓ کا چہرہ دیکھنے والے کلیجہ ہلا اٹھتے ہیں۔ جب وہ دیکھتے ہیں۔ کہ افغانستان کی نادانی نے اس پاک نفس انسان کے ساتھ کیا سلوک کیا۔ ان کے نازک ہاتھوں میں ہتھکڑیاں اور ان کے پاؤں میں بیڑیاں پہنائی گئیں۔ ان کے نازک ناک میں نکیل ڈالی گئی۔ اور انہیں بازاروں میں پھرایا گیا۔ جیل خانوں کی بند کوٹھریوں میں بند کیا گیا اور تکلیفیں دی گئیں۔ مگر اس پر بھی ہوس سفاکی نہ نکلی۔ تو زمین میں گاڑ دیا۔ اور پتھراؤ کرنا شروع کر دیا۔ اور یہاں تک پتھراؤ کیا گیا۔ کہ جسم مبارک پر پتھروں کا ایک تودہ کھڑا ہو گیا۔ آہ! یہ کن کے ہاتھوں ہوا۔ کسی یہودی کے ہاتھ سے نہیں۔ کسی عیسائی کے ہاتھ سے نہیں۔ کسی بت پرست کے ہاتھ سے نہیں۔ کسی مشرک اور دہریہ کے ہاتھ سے نہیں۔ بلکہ مسلم کہلانے والوں کے ہاتھ سے۔ اور ان کے ہاتھ سے۔ جو دعوے کرتے ہیں کہ احکام شریعت کا اجراء کرنے والے ہیں۔ پھر شہید وفاء عبد اللطیف ہی صرف سنگسار نہیں کئے گئے۔ بلکہ اس راستہ پر چلتے ہوئے تین اور بھائی بھی جام شہادت نوش کر گئے۔

اسلام پر اعتراض

وہ تو شہادت کا جام پی گئے۔ لیکن جن کے ہاتھوں سے انہوں نے جام شہادت پیا انہوں نے اسلام کی تبلیغ کے راستہ میں کانٹے بو دیئے۔ عیسائی اعتراض کرتے ہیں۔ ہندو اعتراض کرتے ہیں۔ آریہ جلسوں میں کہتے ہیں۔ کہ مسلمانو آؤ ہم قتل مرتد پر تمہارے ساتھ بحث کرتے ہیں۔ تمہاری الہامی کتابوں میں ایسا ہی لکھا ہے کہ جو اسلام کو چھوڑے اسے قتل کر دو۔ اب جب کہ غیر مذاہب والے یہ اعتراض کر رہے ہیں۔ تو مسلمانوں کی طرف سے جواب کے لئے ہمیں بلایا جاتا ہے لیکن ہم ان بدقسمت لوگوں پر کیوں نہ روئیں۔ جنہوں نے ایسی ایسی باتیں کیں۔ کہ خواہ نخواہ اسلام پر اعتراض اٹھے۔ وہ یہ بات نہیں سمجھتے۔ مگر حقیقت یہ ہے۔ کہ وہ اپنی ان باتوں سے پیارے محمدؐ پر حرف گیری کا موقع دیتے ہیں۔ ہم نے اس عقیدۂ باطل کو دیکھا۔ اس میں سراسر نقصان ہے۔ اس نے دوسروں کو اسلام پر نکتہ چینی کے لئے راستہ دیا۔ اور ہمارا دل دکھایا۔ کیا احمدی قوم میں سے کوئی ایسا فرد ہے۔ جس کے سامنے شہید وفا عبد الرحمن۔ نعمت اللہ خاں و عبد الحلیم نور علی اور سب سے بڑھ کر سید عبد اللطیف کی شہادت کے واقعات کو پیش کیا جائے۔ تو اس کی آنکھوں سے آنسو نہ نکلیں کوئی بھی نہیں۔

دجال اور مہدی

یہ شہادتیں کس وجہ سے ہوئیں۔ کس بات کی وجہ سے افغانستان نے ان دین کے فدائیوں پر ظلم کیا۔ وہ اس زمانہ کی وہی تاثیر ہے۔ جس میں دجال اور شیطان پوری طاقت کے ساتھ اپنا کام کر رہے ہیں۔ تبلیغ ہمیشہ امن میں ہی ہوتی ہے۔ اور یہ شہزادہ امن بھی اس لئے آیا۔ کہ امن سے تبلیغ ہو۔ لیکن شیطان کہتا ہے امن سے نہیں تلوار سے ہو۔ دجال کے آنے کا رنگ وہ نہ تھا۔ جو یہ نئے یہودی سمجھے۔ اور مہدی کے آنے کا رنگ بھی وہ نہیں ہے۔ جو نئے فریسیوں کے دماغ میں ہے۔ وہ یقیناً وہی رنگ ہے۔ جس میں مہدی زماں قادیان میں آیا۔ اور اپنے ساتھ نور لایا۔

ضرورت ہے۔ کہ دجالی خیالات کا سر تبلیغ حق کی ضرب سے کچلا جائے۔ تاریکی کو نور دلائل سے دور کیا جائے۔ یہی معنی ہیں۔ مہدی و دجال کے باہمی جنگ کے۔

مسیح آگیا

دوستو! دنیا بھوکی ہے۔ آسمان سے اُترنے والا مائدہ آگیا۔ وہ آسمان کا پانی تھا۔ جو بروقت آسمان سے اُترا۔ دنیا اندھی تھی۔ اس نے آنکھیں دیں۔ دنیا بہری تھی۔ اس نے کان دیئے۔ مسیح موعود کس لیئے آیا؟ اس لئے کہ دنیا کی آنکھیں کھولے۔ اور اسے خدا کا نور دکھائے۔ اس کی آمد رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پیشگوئیوں کے ذریعے بتائی۔ وہ رسول اللہؐ کی آمد تھی۔ اسپر ایمان محمد رسول اللہؐ پر ایمان ہے۔ اٹھو اور منادی کرو کہ مسیح آگیا۔ جو اسپر ایمان لایا۔ اس نے محمد رسول اللہ کی حقیقی پیروی کی۔ مبلغ احمدیت ہو کر میں نے اس مضمون کو افریقہ میں چند اشعار میں قلمبند کیا تھا۔ اسوقت انہیں سناتا ہوں ؎

محمدؐ اپنا آقا ہے محمدؐ پیشوا اپنا
محمدؐ اپنا ہادی ہے محمدؐ رہنما اپنا
اسے دیکھا تو دیکھا حق تعالیٰ کی تجلی کو
خدا فاران سے چمکا محمدؐ مصطفےٰ اپنا
صفی اللہ کو جب نام سارے حق نے دکھلائے
دوم احمدؐ مگر پہلے محمدؐ لکھ دیا اپنا
سلیماں نے کہا بیت قدس کی بیٹیو سن لو
ہزاروں میں یگانہ ہے محمدؐ دلربا اپنا
کہاں ہے وہ نبی جسکی بشارت دے گئے موسیٰؑ
مسلمانو! کہو وہ ہے محمدؐ برملا اپنا
تسلی دینے آیا بنکے احمدؐ نیر بیضا
بڑی تاریک گھڑیوں میں محمدؐ با وفا اپنا

اس صدی کا کون مجدد ہے

اس زمانہ میں ضرورت یہ تھی کہ محمدؐ پھر جلوہ دکھاتے۔ مگر ہمیں وعدہ دیا گیا ہے کہ ہر صدی کے سر پر مجدد بھیجا جائے گا۔ اگر یہ کہا گیا ہے۔ اور فی الواقع کہا گیا ہے تو اس صدی پر کون آیا؟ کوئی جواب مخالفین کے پاس ہے؟ جس نے مسیح موعود کو نہیں مانا اس کے پاس اس کا کوئی جواب نہیں۔ اس صدی کا مجدد بھی آیا۔ اور اسی طرح آیا۔ جس طرح کہ پہلی صدیوں کے سروں پر آتے رہے۔ اور یہ مجدد ایسے پُرفتن زمانہ میں آیا۔ جبکہ اس کی از حد ضرورت تھی۔ البتہ فرق یہ ہے کہ جس طرح محمد رسول اللہؐ سے پہلے نبی اپنی اپنی جگہ ایک ایک پھول ہیں۔ اور خوبصورت ہیں مگر محمد رسول اللہ ایک گلدستہ ہیں۔ جس میں وہ سب پھول شامل ہیں۔ اسی طرح اس صدی کا مجدد گلدستہ ہے۔ اور دنیا کے لئے ایک بدر کامل ہے اور ہر تیرہ رات کا چاند اس میں شامل ہے

چودھویں صدی کے مجدد کے آنے کا مُدعا

حضرت مسیح موعودؑ اپنی بعثت کی غرض مفصلہ ذیل الفاظ میں ظاہر فرماتے ہیں:۔ افترقت الامۃ وتشاجرت الملۃ فمنہم حنبلی وشافعی ومالکی و حنفی وحزب المتشیعین ولاشک ان التعلیم کان واحدًا ولکن اختلفت الاحزاب بعد ذالک فترون کل حزبٍ بما لدیہم فرحین وکل فرقۃ بنی لمذھبہ قلعۃ ولا یرید ان یخرج منہا ولو وجد احسن منہا صورۃً وکانوا لعاس افواہہم متخشعین فارسلنی اللہ لاستخلص الصیاصی و استدنی القاصی وانذر العاصی ویرتفع الاختلاف ویکون القرآن مالک النواصی وقبلۃ الدین (آئینہ کمالات اسلام)

دوستو! اختلاف اور افتراق کو مٹانے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام دنیا میں تشریف لائے۔ مگر کہا جاتا ہے کہ آپ نے اختلاف کو بڑھا دیا۔ لیکن اختلاف تو کسی نئی جماعت کے قائم ہوئے بغیر جاتا ہی نہیں۔

مسیح موعود کی ایک رؤیا

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام لکھتے ہیں:۔

"آج رات مجھ کو رؤیا میں دکھایا گیا۔ کہ ایک درخت باردار اور نہایت لطیف اور خوبصورت پھلوں سے لدا ہوا ہے۔ اور کچھ جماعت تکلف اور زور سے ایک بوٹی کو اسپر چڑھانا چاہتی ہے جسکی جڑ نہیں بلکہ چڑھا رکھی ہے۔ وہ بوٹی افتیموں کی مانند تھی جیسے وہ بوٹی اس درخت پر چڑھتی ہے۔ اس کے پھلوں کو نقصان پہنچاتی ہے۔ اور اس لطیف درخت میں ایک کچواہٹ اور بدشکلی پیدا ہو رہی ہے۔ اور جن پھلوں کی اس درخت سے توقع کی جاتی ہے۔ ان کے ضائع ہونے کا سخت اندیشہ ہے بلکہ کچھ ضائع ہو چکے ہیں۔ تب میرا دل اس بات کو دیکھ کر گھبرایا اور پگھل گیا۔ اور میں نے ایک شخص کو جو ایک نیک اور پاک انسان کی صورت پر کھڑا تھا۔ پوچھا کہ یہ کیا درخت ہے۔ اور یہ بوٹی کیسی ہے۔ جس نے ایسے لطیف درخت کو شکنجہ میں دبا رکھا ہے۔ تب اس نے جواب میں مجھ سے یہ کہا کہ یہ درخت قرآن خدا کا کلام ہے۔ اور یہ بوٹی وہ احادیث اور اقوال وغیرہ ہیں۔ جو قرآن کے مخالف ہیں۔ یا مخالف ٹھیرائی جاتی ہیں۔ اور ان کی کثرت نے اس درخت کو دبا لیا ہے۔ اور اس کو نقصان پہنچا رہی ہے۔"

(اشتہار مجریہ ۲۷ر دسمبر سنہ ۱۹۰۲ء۔ اپنی جماعت کے لئے ایک نصیحت)

اس کے بعد فرماتے ہیں:۔

"پس میرا آنا اس لئے ہے کہ ان کو ہٹا دوں۔ اور قرآن کریم کی اصل شکل وصورت دنیا میں ظاہر کروں۔"

دلائل کا جنگ

قرآن پاک اور احادیث میں بھی اس کا ذکر ہے کہ مسیح موعود کس غرض کے لئے آئینگے۔ چنانچہ مثال کے طور پر ایک حدیث بیان کرتا ہوں۔ جس میں لکھا ہے۔ کہ جب وہ آئینگے تو اس طرح کام کرینگے۔ وہ حدیث یہ ہے:۔ عن النواس بن سمعان قال ذکر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم الدجال فقال ان یخرج وانا فیکم فانا حجیجہ دونکم وان یخرج ولست فیکم فامرءٌ حجیج نفسہ واللہ خلیفتی علےٰ کل مسلم (صحیح مسلم جلد ۲ و مشکوٰۃ کتاب الفتن) فرمایا کہ جب دجال نکلیگا۔ تو میں اس کے ساتھ مباحثہ کرونگا یہاں پر یہ نہیں فرماتے۔ کہ قتل کروں گا۔ بلکہ مباحثات اور دلائل کا ذکر فرماتے ہیں۔ پس اگر دوسری جگہ قتل کا لفظ بھی ہو۔ تو اس کے معنی وہی ہیں جو اس حدیث میں کئے گئے ہیں۔

حضرت مسیح موعود کے منادی

ہماری سرکار حضرت مسیح موعود جس کے جھنڈے کے نیچے آج دنیا بھر کا میابی تبلیغ ہو سکتی ہے۔ فرماتے ہیں:۔ اقتضتنی رحم اللہ نور السماء فانا ذالک النور والمجدد المامور والعبد المنصور..... وسمانی ربی احمد فاحمدونی ولا تشتمونی ولا توصلوا امرکم الی الابلاس ومن حمدنی وما غادر من نعم حمد فما مان ومن کذب ھذا البیان فقد مان واغضب الرحمٰن۔ خطبہ الہامیہ

یا ایہا الناس انی دنا المسیح المحمدی وانی دنا احمد المہدی ان ربی معی الی یوم لحدی من یوم مہدی وانی اعطیت ضراما اکالا وماءً زلالا وانا کوکب یمانی ووابل روحانی (خطبہ الہامیہ) وانی واللہ فی ھذا الامر کعبۃ المحتاج کما ان فی مکۃ کعبۃ الحجاج۔ وانی انا الحجر الاسود الذی وضع لہ القبول فی الارض والناس بمسہ یتبرکون۔ (استفتاء)

پھر فرماتے ہیں ؎

میں وہ پانی ہوں کہ آیا آسماں سے وقت پر
میں وہ ہوں نور خدا جس سے ہوا دن آشکار
باغ مرجھایا ہوا تھا گر گئے تھے سب ثمر
میں خدا کا فضل لایا پھر ہوئے پیدا ثمار
مرہم عیسےٰ نے دی تھی محض عیسےٰ کو شفا
میری مرہم سے شفا پائیگا ہر ملک و دیار
روضۂ آدم کہ تھا وہ نامکمل اب تلک
میرے آنے سے ہوا کامل بجملہ برگ و بار

ہم نے یہ پیغام پہنچانا ہے

یہ ہے پیغام جسے میں اب مختصر طور پر بیان کرتا ہوں۔ یہ کام ہمارے ذمہ ڈالا گیا ہے۔ اور ہم نے اسے دُنیا میں پھیلانا ہے۔ میں افریقہ اور یورپ میں جانے سے اس قابل ہوا ہوں۔ کہ اس بات کو علی الاعلان کہوں کہ لوگو! دنیا تاریک ہے۔ اور اسے روشنی کی ضرورت ہے۔ ہمیں اس سے بحث نہیں کہ رومی اچھے ہیں یا شامی؟ مگر یہ بات ضرور ہے۔ ہماری مشکلات کا باعث وہ لوگ ہیں۔ جو

اپنے آپ کو علماء کہتے ہیں۔ مگر وہ علماء نہیں۔ جو فی الواقع اسلام کا درد رکھنے والے ہیں۔ اور جنہوں نے حضرت مسیح موعودؑ کو شناخت کر لیا۔ بلکہ وہ علماء ہیں۔ جن کے متعلق پہلے ہی خبر دی گئی تھی۔ کہ وہ دنیا میں بدترین مخلوق ہونگے۔ اور جنہوں نے اس زمانہ میں اس نور کو بجھانا چاہا۔ جو خدا کی طرف سے تاریک دنیا کی روشنی کے لئے بھیجا گیا ۔

مصر کا ایک مسلم بچہ

اندھیرا ان ملکوں میں ہی نہیں چھایا ہوا جو غیر اسلامی ہیں۔ بلکہ ان میں بھی چھایا ہوا ہے جو اسلامی ہیں۔ اور پھر ہر رنگ میں چھایا ہوا ہے۔ میں جب مصر میں گیا۔ تو وہاں یونانیوں کی ایک دکان تھی۔ ایک بچہ وہاں نوکر تھا۔ میرے ہاتھ میں قرآن شریف کے انگریزی نوٹس تھے۔ اتفاق سے میرے ہاتھ سے وہ نوٹس گر گئے۔ اس لڑکے نے اٹھا کر چوم کر دوسرا ایک لڑکا اس کے پاس ہی کھڑا تھا۔ اس کو ذرا بھی محسوس نہ ہوا۔ اس پر مجھے تعجب ہوا۔ کہ کیا وجہ ہے۔ ایک کا احساس تو اسقدر بڑھا ہوا ہے۔ کہ اس نے قرآن شریف کے نوٹوں کو گرنے کے ساتھ ہی اٹھا لیا۔ اور چوم لیا۔ اور دوسرے کو ذرا بھی محسوس نہ ہوا۔ کہ کوئی چیز گری بھی ہے یا نہ۔ آخر میں نے متعجبانہ طور پر اس سے پوچھا۔ تو اس نے کہا میں مسلم ہوں اور یہ یونانی۔ اس وقت میرے دل کی جو کیفیت ہوئی۔ اس کو میں لفظوں میں پیش نہیں کر سکتا۔ مگر بے ساختہ میرے منہ سے یہ کلمات نکل گئے۔ مولا! یہ ملک بھی اسلامیوں کا ہے۔ لیکن الغضب! کہ عیسائیوں کے ہاں یوسف ایک مسلمان غلام ہے۔ اس لڑکے کا نام یوسف تھا ۔

مسلم مبلغین سے عیسائی منادوں کو تعجب

مصر کے بازار میں ایک عیسائی مبلغ آیا۔ اور جب میں نے کہا کہ میں اسلامی مبلغ ہوں۔ تو بڑا حیران ہوا۔ اور کہنے لگا مسلمان بھی اسلامی مبلغ بھیجا کرتے ہیں۔ گویا اسلام ایسا مذہب ہی نہیں جو مسیحی لوگوں کی طرح مبلغ باہر بھیج سکے۔ مسلمانوں کے ملکوں میں مسیحی مبلغین کے یہ حوصلے ہیں ۔

مسلمانوں کی حالت زار

میری غرض ان واقعات کو پیش کرنے سے یہ ہے کہ تا اسلام کی مشکلات کا ان سے اندازہ ہو سکے۔ اس سے زیادہ بری بات اور کیا ہو سکتی ہے۔ کہ اپنے ہی ملک میں مسلمان غیروں کے غلام ہوں۔ پھر اس سے زیادہ ذلیل افسوسناک حالت اور کیا ہو سکتی ہے۔ کہ غیر بھی یہ سمجھتے ہوں کہ مسلمان اپنے مبلغ اشاعت کے لئے دوسرے ملکوں میں نہیں بھیجتے اور ان سے ان کو یہ کہنے کا موقعہ ملتا ہے۔ کہ اگر اسلام عالمگیر مذہب ہوتا۔ اگر اسلام میں کچھ صداقت اور سچائی ہوتی۔ تو کیا وجہ تھی کہ وہ اپنے مذہب کی اشاعت کے لئے اپنے مبلغین کو بیرونجات میں نہ بھیجتا

لیکن اب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے طفیل احمدی مبلغ دُور دُور جا رہے ہیں۔ اور بالفاظ ایک مسیحی مبلغ کے "احمدی مبلغ دُنیا کے ہر گوشے میں پھر رہے ہیں"۔ غرض مسلمانوں کی عام حالت بہت خراب ہے۔ اور اگر احمدی قوم اس طرف توجہ نہ کرتی تو ان کی حالت اور بھی خراب ہو جاتی۔ ۔ مسلمانوں کو کھا جانے کے لئے چاروں طرف سے کوششیں ہو رہی ہیں۔ اگر بازار میں ان کو برباد کرنے کا موقعہ ملتا ہے تو بازار میں برباد کرنے کے لئے کوشش کرتے ہیں۔ اگر دفتر میں رام چند اور عبدالرحیم کا مقابلہ ہے۔ تو بلا وجہ اور بغیر اس بات کے دیکھنے کہ احمدی ہے یا وہابی شیعہ ہے یا سنی۔ صرف مسلمان ہونے کے سبب اسے خارج کر دیا جاتا ہے۔ ان حالات میں جب کہ مشکلیں اور تکلیفیں مسلمانوں کے لئے پیدا کی جا رہی ہیں۔ اور جب کہ بغیر کسی فرقہ دارانہ تفریق کا خیال کئے سب مسلمانوں کے ساتھ ایک جیسا سلوک اقوام غیر کی طرف سے کیا جاتا ہے۔ کیا اس طرف توجہ کرنا ضروری نہیں کہ اب تبلیغ کے کام کو پورے زور کے ساتھ شروع کر دیا جائے۔ میں نے شروع تقریر میں اس کی اہمیت جتلاتے ہوئے یہ بھی بتایا تھا۔ کہ خدا تعالیٰ کا حکم ہے۔ کہ تبلیغ کی جائے۔ پس دوستو! جب یہ خدا کا بھی حکم ہے۔ اور ہر طرف سے تکلیفیں اور مشکلیں بھی پیدا ہو رہی ہیں۔ تو یہ ضروری ہے کہ اب تبلیغ زور سے شروع کر دی جائے ۔

آریہ سماج کی تبلیغی کوششیں

عیسائی اور تبلیغی مذاہب ہمیشہ سے تبلیغ کرتے آئے ہیں مگر وہ لوگ جن کے لئے یہ ضروری نہ تھا۔ کہ تبلیغ کریں۔ وہ بھی اغراض کے لئے تبلیغ میں از حد کوششیں کر رہے ہیں۔ ان میں سے اگر ایک آریہ سماج ہی کی کوششوں کو دیکھا جائے۔ تو معلوم ہو جائے گا۔ کہ اس کی کوششیں اور اس کے منصوبے بہت بڑھے ہوئے ہیں۔ مجھے ایک کاغذ ملا۔ جس میں ملک برما کی آریہ سماج کی اپنے مرکز کو اپنی کارگذاری بھیجنے کی رپورٹ تھی۔ اس میں مختلف قسم کے اعداد و شمار دئے ہیں۔ مدرسوں کا اجراء۔ ٹریکٹ و رسالہ جات کی تقسیم۔ آریہ سماجی استادوں کو غیر اقوام بالخصوص مسلمانوں کے مدارس میں نوکر کرانا تاکہ وہ آہستہ آہستہ اپنا اثر طلباء پر ڈالیں۔ عورتوں میں پرچار کا جال پھیلانا مسلمانوں سے برمیوں کو نفرت دلانا وغیرہ وغیرہ۔ یہ چند موٹے موٹے اُمور ہیں۔ جن کو اگر سرسری نگاہ سے دیکھا جائے تو سچا درد رکھنے والا مسلمان بے چین ہو جاتا ہے۔ کہ ہمیں بھی کچھ کرنا چاہیئے۔ مگر مشکل اگر ہے تو یہی کہ اس زمانہ میں کسی کے دل میں سچا درد اسلام کا نہیں۔ الا ماشاء اللہ یہی ایک ایسی جماعت ہے۔ جسے خدا نے اسوقت دین کی خدمت کرنے کے لئے دین کا سچا درد دیکر حضرت مسیح موعودؑ کی تربیت ماتحت پیدا کیا۔

اقوام غیر کا مقابلہ احمدی کرینگے

احمدی جماعت نے جس طرح دیگر حملوں کے لئے مقابلہ کیا۔ اب آریہ سماج کے اس حملہ کے لئے بھی سینہ سپر ہو گی۔ جو ایک کڑ پنتھ ہے۔ ہاں یہی جماعت ایسی کوششوں کا مقابلہ کر سکتی ہے۔ جس کا ایک امام ہے۔ جس کا مقصد یہی ہے کہ اشاعت اسلام ہو۔ اور جو احمدی کہلاتے ہیں۔ پس جب آنکھ اٹھا کر دیکھیں کہ کون اس کام کو کریگا تو یہ نظر کرتے ہوئے چاروں طرف گھوم جانے پر بھی یہی نظر آئے گا کہ احمدی قوم ہی اس حملہ کے لئے مقابلہ کریگی ۔

سورۃ عصر

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔ سورۃ عصر میں جو مضمون بیان فرمایا گیا ہے۔ وہ آخیر زمانہ کے لئے ہے کہ انسان ہر وقت گھاٹے میں ہے اسمیں شک نہیں کہ انسان ہر وقت گھاٹے میں ہے۔ سال گذشتہ جو دوست ہمیں نظر آتے تھے انہیں کئی ایک آج ہمیں نظر نہیں آتے۔ حضرت خلیفہ اول رضی ہم میں نہیں خود حضرت مسیح موعودؑ ہم میں نہیں۔ اور یہ گھاٹا پھر ایک اور رنگ میں بھی ہے لیکن اگر ایمان صالح پیدا ہو جائے۔ اور حق لوگوں کو پہنچایا جائے تو انسان گھاٹے میں نہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ جو لوگ تبلیغ نہیں کرینگے۔ قیامت کے دن ان کے منہ میں آگ کی لگام دی جائیگی پس جو شخص دیکھتا ہوا بالحق نہیں کرتا۔ وہ گونگا شیطان ہے ۔

تبلیغ کیلئے استقلال کی ضرورت

مگر تبلیغ کا کام استقلال کو چاہتا ہے۔ صبر کو چاہتا ہے۔ ہمت کو چاہتا ہے۔ ہاں اس صبر اس استقلال اور اس ہمت کو جو ہمارے کابل کے شہیدوں نے دکھائی۔ کہ جان بھی اگر اس راہ میں دینی پڑے تو اس سے دریغ نہ کیا جائے ۔

اسلام کی قوت جذب و تاثیر

مغربی افریقہ کے ایک مقام پر عیسائی ۲۰ سال کے عرصہ میں صرف دو حبشی عیسائی بنے۔ مگر وہیں جب افریقہ میں گیا۔ اور وہیں دو دو وعظ کئے تو وہ دونوں احمدیت میں داخل ہو گئے۔ یہ عیسائیوں کی ۲۰ سال کی کوشش تھی۔ جو دو ہی وعظوں سے بے فائدہ ثابت ہو گئی۔ لیکن عیسائیوں کا صبر و استقلال دیکھیں کہ وہ برابر وہاں جمے ہوئے ہیں۔ بس جہاں ہمیں صبر اور استقلال سے تبلیغ کا کام کرتے رہنا چاہیئے وہاں یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ مسلمان اگر تبلیغ کے لئے کھڑے ہو جائیں تو خدا تعالیٰ انکی اسی طرح مدد کریگا۔ اور انکی کوششیں جلد بار آور ہونگی۔ اور جبکہ دوسرے مذاہب بیسیوں سال کی کوششوں کے بعد تھک گئے ہونگے اسلام اپنی تھوڑی تھوڑی کوشش کے ساتھ لوگوں کو اپنی طرف کھینچ لیگا۔ افریقہ تبلیغ کا بہت محتاج ہے۔ اور افریقہ میں دیسی آبادی میں مغربی تعلیم صرف مغربی افریقہ میں ہے۔ میں لوگوں میں احباب کی توجہ جہاں اور علاقوں کی طرف مبذول کراتا ہوں۔ وہاں مغربی افریقہ کی طرف بھی منعطف کراتا ہوں کہ وہ انکی طرف ضرور خیال رکھیں کیونکہ دین کو ضرور مضبوط کریں۔ اسکے دوسری جگہ کام میں خصوصاً مغربی افریقہ میں تبلیغ کے لئے اہمیت ضرورت … ملتی ہو۔ اور یہ سب کام صرف اس احساس کو چاہتا ہے کہ تبلیغ کی جائے ۔

میں نے کیوں بیعت خلافت ثانیہ کی

(گذشتہ سے پیوستہ)

پیغام صلح نے ایمان فروشی کا الزام مجھ پر لگایا ہے۔ اس پر میں سوائے انا للّٰہ و انا الیہ راجعون کے کیا کہہ سکتا ہوں۔ اگر یہی ایمان فروشی ہے۔ اور مذہب کو خیر باد کہنا اسی کا نام ہے۔ تو میری دعا ہے۔ کہ اللہ تعالٰے ہر ایک کو یہی نصیب کرے۔ کیونکہ حضرت خلیفۃ اول رضؓ اپنے عقائد کے رکھنے والوں کو "عقلمند مرزائی" سمجھتے ہیں۔ اور خود بھی اسی جماعت میں شمولیت بتاتے ہیں۔ ع

گر گفر ایں بود بخدا سخت کافرم

لیکن یہ اہل پیغام کا قصور نہیں۔ انہوں نے پہلے کونسی بات حضرت خلیفہ اول رضؓ کی مانی ہے۔ جو اب انکار سے پرہیز کریں۔ سنئیے حضرت خلیفہ اولؓ کے چند ارشادات حسب ذیل ہیں:-

(ا) میرے بعد خلیفہ کا انتخاب کیا جائے۔

(ب) غیر احمدیوں سے چندہ کے لئے دست سوال دراز نہ کیا جائے۔ کیونکہ ان کا اسلام اور ہے۔ اور ہمارا اسلام اور۔

(ج) مرکز کو مضبوط کیا جائے +

اس بات کے بتانے کی حاجت نہیں کہ ان پر سہ ارشادات میں سے کس پر غیر مبایعین نے عمل کیا۔ اب یہ چوتھا ارشاد عقائد کے متعلق جو اس مکتوب میں ہے۔ اسے کیونکر تسلیم کریں +

دوستو۔ یہ مذہب کا معاملہ ہے۔ کوئی کھیل یا تماشہ نہیں کہ اس کے ساتھ ہنسی کی جائے۔ اور خواہ مخواہ ذاتی عناد اور بغض و کینہ کا انتقام مذہب کی آڑ میں لیا جائے۔ پیغام نے میرے متعلق بدظنی سے کام لیا ہے۔ لیکن میں ایسا نہیں کرتا ہوں۔ میں نے حضرت خلیفہ ثانی کی بیعت نہایت انشراح صدر سے کی ہے۔ اور میں اپنے زعم میں نہایت غور اور خوض کے بعد اس فیصلہ پر پہنچا ہوں۔ کہ مبایعین خلیفہ ثانی حق پر ہیں۔ پیغام کا حضرت مولوی نورالدین صاحب کو خلیفہ اول کے نام سے یاد کرنا ہی بتا رہا ہے۔ کہ اس وقت غیر مبایعین خلافت کے قائل تھے۔ اور کسی خلیفہ دوم کو بھی مان بیٹھے۔ اگر مطلب کے مطابق کوئی اس وقت ہو جاتا۔ مجھ پر تو اللہ تعالےٰ نے اس قدر فضل اور احسان کیا ہے۔ کہ میں اس کا شکریہ ادا نہیں کرسکتا میں اپنے مبایعین بھائیوں سے درخواست کروں گا۔ کہ وہ میری استقامت کے لئے دعا فرمائیں۔

خاکسار

(ثناء اللہ خاں ہیڈ ماسٹر گورنمنٹ ہائی سکول عیسیٰ خیل)

مسلمانوں کی تنظیم اور اہلحدیث

ماسٹر محمد شریف صاحب مدرس ہلم سکنہ ثا ہلیا نوالہ نے اہلحدیث مورخہ ۲۲ جنوری ۱۹۲۶ء میں اپنے مضمون "مسلمانوں کا امام اعظم" پر تین کالم سیاہ کئے ہیں۔ جس سے اصل غرض تو ان کی لوگوں کو غیر مقلد ہونے کی دعوت دینا ہے۔ مگر اپنی عادت سے مجبور ہو کر احمدیت پر ایسی طرز سے حملہ کیا ہے۔ جس سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ در اصل انہوں نے مضمون ہی احمدیت کی مخالفت پر لکھا ہے۔ اپنے مضمون میں انہوں نے اس بات پر بہت زور دیا ہے۔ کہ مسلمان غیر مقلد ہو کر ہی دنیا میں کامیاب ہو سکتے ہیں۔

اس میں کچھ شک نہیں۔ کہ مسلمان اگر قرآن اور حدیث کو اپنا مطاع حقیقی خیال کریں تو کامیاب ہو سکتے ہیں۔ مگر یہ اسی طرح ہو سکتا ہے۔ کہ قرآن کو سمجھانے والا اور اس کی تعلیم پر عمل کر دکھانے والا بھی تو کوئی ہونا چاہیئے۔ قرآن اور حدیث تو مسلمانوں کے بہت فرقوں کے پاس موجود ہیں۔ اور ہر ایک اپنے آپ کو صراط مستقیم پر ہی سمجھتا ہے۔ مگر مسلمانوں کی تباہی اور ذلت قرآن اور اس کے احکام سے دوری کا باعث ہے۔ اس لئے ضروری ہے۔ کہ کوئی ایسا معلم ہو۔ جو مسلمانوں کو قرآن کے اصل معارف اور برکات سے بہرہ مند کرے۔ اور وہ سکھانے والا کوئی دیوبندی یا امرتسری نہیں بلکہ ملہم ربانی ہونا ضروری ہے۔ چنانچہ وہ مگر ایک جماعت کو قرآن کے معارف اور حقائق بتا کر مذہب اسلام کو عام مذاہب پر برتر ثابت کر کے محبوب حقیقی سے جا ملا۔ اس کا نام حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام تھا جس کو خدا نے عین وقت پر مبعوث کیا۔ کیونکہ علماء سو کے وجود اور مسلمانوں پر ذلت و مسکنت کی مار بتا رہی تھی۔ کہ کوئی خدا کی طرف سے آئے۔ اور دنیا کو جو خدا سے دور اور صداقت سے ہٹ گئی تھی دوبارہ خدا کی طرف بلائے۔ سو اس حالت کو دیکھ کر خدا نے اپنی سنت کے مطابق آپ کو نبی کر کے مبعوث کر دیا۔ اگر کسی کو تنظیم کا شوق ہے یا کامیابی کا منہ دیکھنا چاہتے ہیں۔ تو اس کے جھنڈے کے نیچے آئیں۔ کیونکہ اس کی اتباع میں وہ لذت ہے جو دائمی ہے۔ اگر ماسٹر صاحب کے خیال میں مسلمانوں کی تنظیم غیر مقلد ہونے پر ہی موقوف ہے۔ تو ان کو چاہیئے۔ کہ اپنی جماعت کی موجودہ تنظیم کو احمدی جماعت کی تنظیم سے برتر ثابت کر کے دکھائیں۔ تاکہ لوگ اس پر عمل پیرا ہوں۔ مگر ان کی جماعت کی تنظیم کا نقشہ اخبار اہلحدیث مورخہ ۱۰ جولائی ۱۹۲۵ء میں بایں الفاظ کھینچا گیا ہے۔ جس کے ملاحظہ سے جماعت اہلحدیث کی حالت زار کا اندازہ ہر ایک اہل حق کر سکتا ہے:-

"زیادہ افسوس کی بات تو یہ ہے۔ کہ کل جو خود آپس کی صلح و باہمی ملاپ کا دم بھرتے ہوئے قرآن و حدیث کی طرف مائل ہوئے تھے۔ آج ان کی کشتی بھی متزلزل صورت میں نظر آ رہی ہے۔ اور وہ بھی آپس میں افتراق کی بادسموم کو چلا رہے ہیں۔ موجب رنج اور افسوس تو یہ امر ہے۔ کہ جماعت (اہلحدیث) بھی انشقاق کی گہری خلیج کا پانی پیے بغیر نہ رہی اور آخر پی ہی لیا"

جماعت کا تو یہ حال ہے۔ اور سردار اہلحدیث کی سنئیے وہ خود اقرار کرتے ہیں۔ کہ جماعت اہلحدیث میں ان کی کوئی سنتا نہیں۔ چنانچہ تھوڑا عرصہ ہوا انہوں نے بٹالہ میں غیر احمدیوں کے جلسہ پر تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ ہم لوگ رات دن اپیل پر اپیل کرتے ہیں۔ مگر ہماری کوئی نہیں سنتا۔ اور قادیان سے ایک اشتہار نکلتا ہے۔ کہ ایک لاکھ روپیہ اتنی مدت میں جمع کردو۔ تو ایک لاکھ دس ہزار ہو جاتا ہے۔ مسلمانو! تمہیں شرم کرنی چاہیئے۔ میں آپ کس تنگی پر پہنچتے ہیں کہ غیر مقلد ہونا ہی مسلمانوں کی تنظیم کا ایک بہترین اور واحد ذریعہ ہے۔ معلوم ہوتا ہے۔ ماسٹر صاحب کو وہابیوں کی حالت زار کا علم نہیں۔ ورنہ ہرگز مسلمانوں کو غیر مقلد ہونے کی دعوت دینے کی ضرورت نہ سمجھتے +

(خاکسار شاہ غلام احمد گجراتی از جہلم)

غلط فہمی کا ازالہ

سہ ماہی احمدی رسالہ یونی ورسل میسج پوسٹ بکس ۱۲۴ رنگون کی خریداری کی تحریک کرتے ہوئے اخبار الفضل مورخہ ۱۲ فروری ۱۹۲۶ء میں میں نے لکھا تھا "ہمارے مکرم بھائی سیٹھ عبداللہ صاحب سکندرآبادی نے مجھے فرمایا تھا۔ کہ تحریک کیجائے کہ مختلف جماعتیں ..." میرے یہ الفاظ ہمارے بھائی کے واسطے بہ سبب ان کی طبعی انکساری کے موجب تکلیف ہوئے ہیں۔ انہوں نے یہ سمجھا ہے۔ کہ ان الفاظ کا یہ مطلب ہے۔ کہ انہوں نے جماعت کو ایک حکم کیا ہے۔ عام طور پر لفظ فرمایا بمعنی کہا یا تجویز پیش کی کے استعمال ہوتا ہے۔ اس سے مراد حکم کرنا ہرگز نہیں ہوتا۔ میں نے بہاں بعض دوستوں سے دریافت کیا وہ یہی کہتے ہیں۔ کہ انہوں نے ان الفاظ سے حکم کا مفہوم نہیں سمجھا۔ تاہم زیادہ توضیح کے واسطے میں لکھ دیتا ہوں۔ کہ مضمون محولہ میں میری مراد صرف اتنی تھی۔ کہ سیٹھ صاحب نے بطور مشورہ کے یہ بات مجھ سے رسالہ کی خیر خواہی اور تبلیغی تجویز کے لحاظ سے ذکر کی تھی۔ جس کے ساتھ میں نے اتفاق کیا۔ مگر اس کا تذکرہ میں اپنی تقریر میں نہ کر سکا۔ اس واسطے اخبار میں بطور سفارش کے میں نے اپنی طرف سے لکھا۔ سیٹھ صاحب کی طرف سے کوئی حکم نہ سمجھا جائے۔ اور میرے الفاظ سے جو غلط فہمی ہو سکنے کے خیال سے سیٹھ صاحب کو تکلیف ہوئی۔ اس کے واسطے میں ان سے معافی مانگتا ہوں +

(محمد صادق عفا اللہ عنہ)

اشتہارات

عظیم الشان بشارت

حضرت مولانا المکرم مفسر قرآن جناب مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب کی ترجمہ شدہ حمائل چھپ رہی ہے۔ بعض احباب کئی بار تقاضا فرماتے ہیں۔ کہ جلسہ پر تیار ہونا تھا۔ دیر کیوں ہو گئی۔ صرف اس لئے۔ کہ اس کی چھپوائی اور صحت کا خاص اہتمام مدنظر ہے۔ انشاء اللہ اب بہت جلد احباب کے ہاتھوں میں بہت شان و شوکت سے دکھائی دیگی۔ مولوی صاحب موصوف نے جو دیباچہ ہم کو دیا ہے۔ وہ حسب ذیل ہے:۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۔ نَحْمَدُهٗ وَ نُصَلِّيْ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ

اس وقت عام طور پر دو قسم کے قرآن مجید کے ترجمے ملتے ہیں۔ اول تحت لفظی جن میں الفاظ عربیہ کا ترجمہ دوسری زبان میں کیا گیا ہے۔ مگر اس دوسری زبان کی ترکیب اور ساخت کو ترک کر کے عربی ترکیب اور ساخت اختیار کی گئی ہے۔ یا بلفظ دیگر الفاظ تو اردو یا فارسی وغیرہ کے ہیں۔ مگر ڈھانچہ اور قالب عربی ہے۔ اور یہی وہ گلابی اردو ہے۔ جس کا آج کل بجا طور پر تمسخر اڑایا جاتا ہے۔ کیونکہ جب بھی الفاظ ایک زبان کے ہوں۔ اور ڈھانچہ اور قالب دوسری زبان کا۔ اس کا مطلب نہ اس زبان والے سمجھینگے کہ جس کے الفاظ ہیں اور نہ اس زبان والے کہ جس کا ڈھانچہ۔ دوم بامحاورہ تو اس کو اگرچہ لوگ سمجھ لیتے ہیں مگر اس میں دو بڑے عظیم الشان نقص پائے جاتے ہیں۔ اول یہ کہ مترجمین اپنا فقرہ چست کرنے اور محاورہ درست کرنے کے لئے جو چاہتے ہیں۔ قرآن مجید کے الفاظ کے معانی میں کمی بیشی کر دیتے ہیں۔ تو ایک قسم کی تحریف ہے۔ اور قرآن میں کسی قسم کی تحریف جائز نہیں۔ دوم یہ بامحاورہ ترجمہ فی الحقیقت اس مفہوم کا دوسری زبان میں ادا کرنا ہے۔ جو کہ مترجم صاحب نے اس آیت یا جملہ اور فقرہ سے سمجھا ہوتا ہے۔ نہ کہ اس آیت کے واقعی معنی۔ اگر میرے احباب میرے اس معروضہ کے بعد کسی ترجمہ بامحاورہ کو اٹھا کر کسی جگہ سے پڑھیں گے۔ تو ان کو میری بات کی ضرور تصدیق کرنی پڑے گی۔ پس پہلی اور نہایت اہم بات جو اس ترجمہ میں میں نے ملحوظ رکھی ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ الفاظ قرآن کے معانی اردو زبان میں بلا کم و کاست بیان ہوں۔ اور اس کا ڈھانچہ اور قالب بھی حتی الامکان اردو ہی کا ڈھانچہ اور قالب ہو نہ کہ عربی کا۔ تاکہ دونوں قسم کے تراجم کے بیان شدہ نقائص سے پاک ترجمہ احباب کے ہاتھ آئے۔ اور اس میں بھی شک نہیں۔ کہ تراجم اور تفاسیر کے بیان کردہ معانی اور مطالب ایسے ہیں۔ کہ ان میں سے اکثر پر مخالفین کی طرف سے اعتراض وارد کئے گئے ہیں اور وہ اعتراض جو ان سے وارد ہوتے ہیں۔ کہ وہ معانی اور مطلب غلط ہیں۔ کئی ایک ایسے ہیں۔ جو کہ خداوند کریم کی فعلی کتاب یعنی واقعات کے بالکل خلاف ہیں۔ مثلاً انزل من السماء ماءً کا ترجمہ یہ کیا جاتا ہے۔ کہ اس نے آسمان سے پانی اتارا ہے۔ اور بعض اس کے ایسے مفسر بھی ہیں۔ کہ ان کا بیان ہے۔ کہ آسمان پر چند نہریں ہیں۔ اور بارش کے فرشتہ کے ہاتھ میں ایک چھلنی ہے۔ جس میں ان نہروں سے پانی بھر کر ٹپکا دیتا ہے۔ پس یہ ترجمہ اور یہ تفسیر یقیناً واقعات کے خلاف ہے۔ بلکہ قرآن مجید کے بھی خلاف ہے۔ وہ فرماتا ہے۔ فتری الودق یخرج من خللہ پارہ ۱۸ سورہ نور رکوع ۶ کی آیت نمبر ۴۳ یعنی بارش کی بوندیں بادل کے اندر سے نکلتی ہیں۔ اور کثرت کے ساتھ ایسے تراجم اور مطالب بیان شدہ ہیں۔ اور بعض مقامات پر ایسے تراجم ہیں۔ جو لغت کے خلاف ہیں۔ اور بعض ایسے ہیں کہ وہ دوسری آیات کے ہیں۔ اور بعض کی رو سے خدائے قدوس پر یا اس کے پاک گروہ انبیاء پر بدترین نقائص اور الزام عائد ہوتے ہیں۔ خداوند تعالےٰ کا کلام تو ان سب خرابیوں سے منزہ تھا۔ مگر ان مترجمین اور مفسرین کے غلط تراجم اور غلط تفاسیر کی وجہ سے تیرہ صدیوں میں جو خرابیاں پیدا ہو گئی تھیں۔ ان کو سوائے خدا کے اس موعود کے دکھ جس کی نسبت سرور کائنات نے پہلے سے فرما رکھا تھا۔ کہ وہ حکم عدل ہوگا۔ اور کہ لو کان الایمان معلقاً بالثریا لنالہ رجل من اٰل فارس (اگر ایمان ثریا کے ساتھ لٹکا ہوا ہوگا۔ تو آل فارس سے ایک شخص اس کو لے آئے گا) اور کوئی رفع اور دفع نہیں کر سکتا تھا۔ پس میں نے حتی الامکان اسی حکم عدل یعنی سیدنا حضرت مسیح موعودؑ کی خوشہ چینی سے خواہ وہ حضور سے بلا واسطہ زبانی یا آپ کی تحریروں سے یا حضور کے ہر دو خلیفوں کے واسطہ سے حاصل کیا تھا۔ اس کے مطابق اس ترجمہ کو لکھا ہے۔ اور اس کے بعض مشکل مقامات پر یا ایسے مقامات پر کہ جہاں کوئی اعتراض وارد کیا گیا تھا۔ یا کوئی غلطی واقع ہوئی تھی۔ مختصر نوٹ بھی لکھے ہیں۔ اور میں امید کرتا ہوں کہ جو ان کو غور اور توجہ سے پڑھے گا۔ انشاء اللہ اس پر قرآن مجید کے دوسرے مشکل مقامات بھی حل ہو جائیں گے۔ اور دوسرے اعتراضات کو بھی رفع کر سکے گا۔ اور خداوند کریم کے فضل و کرم سے اس ترجمہ میں اور بھی بہت سی خوبیاں ہیں۔ جن کو اس مختصر تحریر میں بیان کرنے کی گنجائش نہیں پڑھنے والے خود معلوم کر لیں گے۔ انشاء اللہ تعالےٰ

محمد سرور بقلم خود منیجر مدرسہ احمدیہ

قادیان۔ نشر نیا العمر ۔۔۔۔

۳۲ صفحہ کا پہلا پارہ ایک آنہ کا ٹکٹ آنے پر مفت بھیجا جا سکتا ہے۔ جس سے احباب اس کی لکھائی کاغذ وغیرہ کی خوبصورتی کا اندازہ لگا سکیں۔

نوٹ بک

امسال جلسہ سالانہ پر مندرجہ ذیل خوبیوں کی خوبصورت سائز والی احمدیہ نوٹ بک شائع کی گئی ہے۔

(۱) ڈھائی ہزار دلائل و حوالجات کا مجموعہ ہے (۲) ۵۳ مضامین پر سیر کن بحث کی گئی ہے۔ جن میں ۲۲ مضامین ایسے ہیں۔ کہ کسی پاکٹ سائز کتاب میں بھی ان کے متعلق اشارہ تک نہیں ملیگا (۳) ایک صاحب تجربہ مبلغ کی تصنیف ہے۔ کہ وہی دلائل جمع کئے گئے ہیں۔ کہ جن کو جلیل القدر مقتدر احمدی علماء کرام اپنے اپنے مباحثات میں کئی دفعہ پیش کر چکے ہیں۔ (۴) لکھائی چھپائی بہت عمدہ صاف۔ بوڑھا اور کم علم دونوں یکساں فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ (۵) ۵۰۰ صفحہ کی کتاب مگر قیمت صرف ۱۲؍ مجلد ۱؍ غیر مجلد (۶) ہر ایک دلیل پر مخالفوں کی طرف سے جو اعتراض ہوسکتے ہیں۔ ان کا جواب بھی ساتھ ہی دیا گیا ہے (۷) حوالجات نہایت صحیح ہیں۔ آسانی کے لئے اصل کتاب سے نکالے جا سکتے ہیں۔ زیادہ تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو الفضل ۸۱ ؍ ۲۹ جنوری ۱۹۲۶ء۔

کیا ان خوبیوں کے ہوتے ہوئے بھی آپ کو خریدنے اور دوسروں کو ترغیب دینے میں تامل ہو سکتا ہے۔ منگوانے کے بعد اگر ناپسند ہو تو واپس فرما کر اپنی دی ہوئی قیمت لے لیں۔ علاوہ ازیں سلسلہ کی دیگر کتب بھی مل سکتی ہیں۔ ادنےٰ سے اعلےٰ جلد آرڈر پر بنائی جا سکتی ہے۔ اگر آپ وی پی منگوائیں۔ تو ۱؍ میں آپ کو ملے گی۔ کیونکہ رجسٹری اور ٹکٹ اور محصول ڈاک بھی دینا پڑتا ہے۔ لیکن اگر آپ ۱؍ کے ٹکٹ لفافہ میں ڈال کر بھیجدیں۔ تو ۱؍ بچ سکتے ہیں۔ اور کتاب بھی پہنچ جاویگی +

۱۔ قادیان میں سب سے پہلی حمائل شریف بطرز یسرنا القرآن نہایت خوشخط۔ خوبصورت (الف) زرد کاغذ اور سفید کاغذ پر چھپ گئی ہے۔ سائز خوبصورت خوشنما۔ حجم پون انچ۔ بلا جلد کاغذ زرد قیمت ۱؍ سفید کاغذ بلا جلد قیمت ۱؍ + (ب) کپڑے کی جلد سنہری نام (قرآن مجید) کاغذ زرد قیمت ۱؍ + کپڑے کی جلد سنہری نام (قرآن مجید) کاغذ سفید قیمت ۱؍ (ج) چمڑے کی جلد بند کرنے کے واسطے پیتل کا قبضہ لگا ہوا کاغذ زرد قیمت ۱؍ ولایتی چمڑے کی جلد سنہری کام سنہری نام کاغذ زرد قیمت ۱؍ ولایتی چمڑے کی جلد سنہری نام اور سنہرا کام کاغذ سفید قیمت ۱؍ + (د) اگر کوئی شخص اپنا یا کسی کا نام لکھوانا چاہے۔ تو ۴؍ میں لکھا جا سکتا ہے +

۲۔ الذکر گھر بیٹھے نماز با ترجمہ سیکھنے کے لئے۔ خوبصورت۔ خوشخط کاغذ زرد۔ قیمت ۲؍ مجلد ۳؍ +

۳۔ گرنتھوں میں نور اسلام قیمت ۵؍ مجلد ۸؍ (۴) کلام محمود ۔۔۔ مجلد ۔۔۔

منیجر احمدیہ دار الکتب قادیان پنجاب

باجلاس جناب میاں عبد المجید خانصاحب عدالتی بہادر سلطانپور راج کپورتھلہ

بھنت داداس ولد نوں مل ذات کھتری سکنہ سلطانپور ڈگریدار

بنام

محمد علی ولد فتا ذات راجپوت سکنہ نبیالہ تحصیل سلطانپور مدیون

انفصال ما ۱۵/

حلفیہ بیان ڈگریدار سے پایا جاتا ہے کہ مدیون کی سکونت لاپتہ ہے۔ اس لئے اشتہار ہذا جاری کیا جاتا ہے کہ اگر مدیون اصالتاً یا مختارتاً بہ تقرر ۱۹ ر پھاگن سمت ۸۲ حاضر ہو کر بیباق ڈگری نہ کرے گا۔ تو اس کے خلاف سلوک قانونی کیا جاوے گا۔ تحریر ۲۷ ر ماگھ سمت ۸۲

مہر عدالت — دستخط حاکم

باجلاس جناب میاں عبد المجید خانصاحب عدالتی بہادر سلطان پور راج کپورتھلہ

درگا داس ولد شادی رام۔ انبا پرشاد پسران رام چند ذات برہمن سکنہ سلطانپور۔ مدعیان +

بنام

دریا مال ولد ہولا ذات خاکروب سکنہ تحصیل سلطانپور حال وارد چک ۶ ضلع منٹگمری۔ مدعا علیہ +

دعویٰ مبلغ ما عہ/

مقدمہ بالا میں مدعا علیہ کو بذریعہ رجسٹری سمن طلب کیا گیا۔ مگر اطلاعیابی نہیں ہوتی ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ مدعا علیہ دیدہ دانستہ تعمیل سمن سے گریز کرتا ہے۔ اور روپوش رہتا ہے۔ اس لئے زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی مدعا علیہ کے نام اشتہار جاری کیا جاتا ہے۔ کہ وہ بہ تقرر ۱۸ ر پھاگن سمت ۸۲ اصالتاً یا مختارتاً حاضر ہو کر جوابدہی مقدمہ کرے۔ ورنہ خلاف اس کے کارروائی یکطرفہ کی جاوے گی۔

آج بتاریخ ۲۵ ر ماگھ سمت ۸۲ بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

مہر عدالت — دستخط حاکم

باجلاس جناب میاں عبد المجید خانصاحب عدالتی بہادر سلطان پور راج کپورتھلہ

ارجن داس ولد گوروتہ مل ذات برہمن سکنہ سلطانپور ہردیو خوید کرم چند ولد بھنت وتہ مل کھتری سکنہ سلطانپور ڈگریدار

بنام

آنو بیبا ولد اسمٰعیل ذات جھیور سکنہ سلطانپور مدیون

انفصال ما عہ/

ڈگریدار نے خلاف مدیون مذکور کے ڈگری کرا کر عہ/ کنال اراضی واقعہ رقبہ ڈیرہ سیداں قرق کرائی ہے۔ اور مدیون لاپتہ ہے۔ اس لئے اشتہار ہذا جاری کیا جاتا ہے۔ کہ مدیون بر تقرر ۲۱ ر پھاگن سمت حاضر ہو کر بیباق ڈگری کرے۔ ورنہ خلاف اس کے سلوک قانونی ہوگی۔ تحریر ۲۹ ر ماگھ سمت ۸۲

مہر عدالت — دستخط حاکم

باجلاس جناب میاں عبد المجید خانصاحب عدالتی بہادر سلطان پور۔ راج کپورتھلہ

سالگ رام ولد خوشی رام ذات کھتری سکنہ سلطانپور۔ ڈگریدار

بنام

پیر بخش ولد لاہیا ذات تمس سکنہ غازی پور تحصیل سلطانپور۔ مدیون

انفصال ما ۶/

حلفیہ بیان ڈگریدار سے پایا جاتا ہے۔ کہ مدیون لاپتہ ہے۔ اس لئے نسبت حاضری مدیون اشتہار دیا جاتا ہے۔ کہ وہ بر تقرر ۱۲ ر پھاگن سمت ۸۲ اصالتاً یا مختارتاً بیباق ڈگری کی کراوے ورنہ عدم حاضری میں اس کے خلاف سلوک قانونی ہوگا۔

تحریر ۲۳ ر ماگھ سمت ۸۲ — مہر عدالت — دستخط حاکم

بعدالت جناب لفٹنٹ کرنل ایف سی۔ نکولاس۔ آئی۔ اے ڈسٹرکٹ جج انچارج لیکویڈیشن ورک لاہور

دربارہ انڈین کمپنی ایکٹ ۷ سنہ ۱۹۱۳ء اور دی ایشیاٹک ایکسپورٹ اینڈ امپورٹ کمپنی۔ انڈیا لمیٹڈ زیر لیکویڈیشن لاہور + آنریبل مسٹر جسٹس سیسل فورڈ جج ہائی کورٹ لاہور نے اپنے حکم مورخہ ۲۹ ر جنوری سنہ ۱۹۲۶ء کے ذریعے لالہ مدن گوپال صاحب وکیل کو معہ بالا بنک کے معاملات کے تصفیہ کیلئے سرکاری لیکویڈیٹر مقرر کیا ہے +

المرقوم ۱۸ ر فروری۔ ڈسٹرکٹ جج

ملازمتوں کی اطلاع

ایک تجربہ کار کلرک کی جو اکونٹ کے کام سے ماہر ہو۔ بمشاہرہ ساٹھ روپیہ ماہوار ضرورت ہے۔ سندات کی کاپیاں عرضی کے ساتھ شامل کر کے ارسال کی جائیں۔

ملٹری اسٹیٹ افسر چھاونی پشاور

نارتھ ویسٹرن ریلوے کو ٹیلیگراف سگنیلر کی آسامی کے واسطے ایسے امیدواروں کی ضرورت ہے۔ جو انٹرنس پاس ہوں اور اٹھارہ اور اکیس کے درمیان عمر رکھتے ہوں۔ اور جنہیں کسی قدر ٹیلیگراف کا پہلے بھی علم ہو۔ منتخب شدہ امیدواروں کو مزید تعلیم لائل پور ریلوے ٹریننگ سکول میں دی جائے گی۔ عرضیاں بہت جلدی ہی معہ ضروری سندات کے ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ نارتھ ویسٹرن ریلوے ملتان کی خدمت میں ارسال کی جائیں۔

(ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ نارتھ ویسٹرن ریلوے ملتان)

ایک تجربہ کار سب اوورسیر کی بیلا سٹیٹ کے واسطے ضرورت ہے۔ درخواست کرنے والے اپنی درخواست معہ سندات کے جام صاحب بہادر بیلا سٹیٹ کی خدمت میں معہ کم از کم تنخواہ کے جو وہ منظور کر سکتے ہیں بھیجدیں۔

(جام صاحب بہادر بیلا سٹیٹ براستہ کراچی)

ایک ذی اثر اور باہمت تنخواہ دار سفری کانویسر کی ایک اعلے درجہ کے کپڑے۔ بنیان جرابیں وغیرہ کی کمپنی کے واسطے جو اعلےٰ قسم کی نئی مشینری وغیرہ رکھتے ہیں ضرورت ہے جس کی تیار کردہ اشیاء بازار میں مقابلتاً اعلےٰ قسم کی ہوتی ہیں۔ اور قیمت بھی موزون ہوتی ہے۔ اس کی تنخواہ ایک سو روپیہ ہوگی۔ اور الاؤنس ۵۰ روپیہ ماہوار۔ ایک اور دو روپیہ سالانہ بونس علاوہ اس کے ہوگی۔ مبلغ ۲۵۰ روپیہ کی نقد ضمانت لی جاویگی۔ ایک محدود تعداد میں نہایت لائق آدمی لئے جا سکیں گے۔ مفصل شرائط کے واسطے عرضی مسلم اوٹ لک لاہور کی معرفت ۱۶۴۲ نمبر میں ارسال کریں۔

نوٹ:۔ جو صاحب درخواستیں بھیجیں۔ اور ان کی درخواست منظور ہو جائے۔ وہ مجھے بھی اطلاع دیں۔

(ناظر امور عامہ)

احمدی اصحاب کو چاہیئے۔ کہ جہاں کوئی ملازمت کا موقعہ ہو۔ اس کی اطلاع فوراً الفضل کو دیا کریں۔ تاکہ اعلان کر کے کسی احمدی بھائی کو ملازم کرا دیا جائے۔ اور اس بارے میں اپنی طرف سے پوری پوری کوشش کرنی چاہیئے۔ اسطرح ایک تو بیکار احمدیوں کو کام مل جائیگا۔ دوسرے وہ نوکری دینے والوں کے لئے تبلیغ میں مددگار بن سکیں گے۔

ممالک غیر کی خبریں

نیویارک ۱۴ فروری۔ قوانین انتقال وطن کے ماتحت ۶ ماہ ہوئے کہ ڈول کریبون نیویارک میں آکر اپنی بیوی کے ساتھ مقیم ہوئے۔ اب کونٹس کیتھ کارٹ بھی ترک وطن کر کے نیویارک پہنچی تھی۔ مگر محکمہ انتقال وطن نے اس کو امریکہ میں بدچلنی کی وجہ سے اترنے کی اجازت نہیں دی کونٹیس کیتھ کارٹ نے کہا۔ انگلستان میں زنا کوئی جرم نہیں ہے۔ اگر زنا کو جرم قرار دیا جائے۔ تو تمام امراء وزراء اور شرفائے انگلستان کے گھرانے اس جرم سے بری نہ ہونگے۔ نیز اگر امریکہ جیسا قانون انگلستان میں نافذ ہو تو شاید پھر ایک امریکن عورت بھی انگلستان میں داخل نہ کی جا سکے گی۔ آخر میں اس نے کہا۔ کہ ہزارہا عورتوں نے اس کو ہمدردی کے تار ارسال کئے ہیں۔

ملبورن ۱۷ فروری۔ آسٹریلیا میں سرکنڈوں اور جھونپڑیوں میں آگ لگ گئی۔ چھ سو مربع میل کا علاقہ شعلوں کی نذر ہو گیا۔ ۲ سو باشندوں نے زمین دوز سرنگوں میں پناہ لی۔ متعدد دلخراش ایسے پیش آئے ہیں۔ جن میں عورتوں نے بڑی بہادری سے کام لے کر اپنے اپنے شیر خوار بچوں کو بچایا۔ جو سپاہی میدان کارزار کی تکالیف دیکھ چکے ہیں۔ ان کا بیان ہے۔ کہ جو مصائب اس عذاب آتش نے آسٹریلیا پر نازل کئے ہیں۔ وہ مصائب جنگ سے بڑھکر دہشتناک ہیں۔

سڈنی ۱۶ فروری۔ وکٹوریا اور جنوبی آسٹریلیا میں جو آتشزدگی واقعہ ہوئی۔ اس میں ڈیڑھ لاکھ پونڈ کے نقصانات کا اندازہ کیا گیا ہے۔ اس ضلع میں لکڑی کے گودام اور مکھن کے کارخانے بہت تھے۔ نیز سیاحوں کے لئے یہ عمدہ مقام تھا۔ اب صدہا اشخاص بیکار ہو گئے ہیں۔ دو سو مربع میل تک بھیڑوں اور مویشیوں کے جلے ہوئے اجسام پڑے ہیں۔

ریگا ۱۶ فروری۔ بیلن گراڈ میں استھونیا کے ۴۸ آدمیوں پر جاسوسی کے الزام میں جو مقدمہ چل رہا تھا۔ اس میں پندرہ کو سزائے موت کا حکم سنایا گیا ہے۔ سرکاری وکیل نے دس گھنٹہ تک تقریر کی۔ جس کے دوران میں اس نے بتایا۔ کہ برطانیہ اور ریاست ہائے بلقان بھی اس سازش میں شریک تھے۔ اور اس طرح ان جاسوسوں نے جس قدر اطلاعات حاصل کی تھیں۔ وہ برطانیہ پہنچ گئیں۔

سلطان ابن سعود نے شیخ عبداللہ بن محمد بن عقیل کو بلاد جوف اور قریات نخ کا جدید حاکم مقرر کیا ہے۔ نیز حدود شام کی محافظت کی غرض سے بہت زیادہ تعداد نجدی فوج کی پہنچ چکی ہے۔

حکومت نجد کے سفیر کا بیان ہے۔ کہ دس ہزار سے زائد نجدی افواج حدود شام پر جمع ہو چکی ہیں۔ مگر یہ فوجی نقل و حرکت محافظت حدود کی غرض سے عمل میں آئی ہے۔ اس کو ملک شام کے جہاد آزادی سے براہ راست کوئی تعلق نہیں۔

ہندوستان کی خبریں

کلکتہ ۱۶ فروری۔ سرکاری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ ماہ جنوری ۱۹۲۶ء میں بنگال میں ۸۲ ڈاکے پڑے ہیں۔

لاہور ۱۸ فروری۔ گورنر پنجاب نے شاہدرہ میں کارخانہ دباغت چرم کی رسم افتتاح ادا کی۔

اخبار بمبئی کرانیکل کے ڈائرکٹروں کی رپورٹ بابت ۱۹۲۴ء سے معلوم ہوا ہے۔ کہ اخبار مذکور کو ۱۹۲۴ء میں ۲۷۰۰۰ روپیہ کا نقصان ہوا۔ جب سے یہ اخبار نکلنا شروع ہوا ہے اس وقت سے لے کر اس کو ۲۲۸۵۹۰ روپیہ کا نقصان ہوا۔

مدراس ۱۹ فروری۔ وزیگاپٹم بندرگاہ کے سلسلہ کا کام شروع ہو گیا ہے۔ توقع کی جاتی ہے۔ کہ تعمیر پانچ سال میں مکمل ہو جائے گی۔

دہلی ۲۰ فروری۔ کل رات تقریباً ساڑھے دس بجے سرگودھا کیمپ میں تین گھوڑیاں۔ اور ایک بچھیرا جو دہلی گھوڑ دوڑ کیلئے آئے تھے کیمپ میں اچانک آگ لگ جانے سے نذر آتش ہو گئے۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ اس میں ایک گھوڑی ایک شخص سعادت علی خاں کی تھی۔ جس کی قیمت تقریباً آٹھ ہزار روپیہ کی تھی اور اسے آج دو تین ہزار روپیہ انعام ملنے والا تھا۔ اسی گھوڑی کا بچھیرا بھی بیش قیمت تھا۔ اسے بھی انعام ملنے والا تھا۔ باقی دو گھوڑیاں غلام محمد خاں نمبردار علاقہ سرگودہا کی تھیں۔ جن کی قیمت بھی دو دو تین تین ہزار سے کم نہیں تھی۔ سعادت علی خاں کی گھوڑی تو جلکر بالکل خاک سیاہ ہو گئی۔ باقی دو گھوڑیاں اور بچھیرا جل کر کیمپ سے باہر بھاگ گئے۔ لیکن انہیں ناقابل علاج سمجھ کر گولی سے مار دیا گیا۔

بمبئی ۱۹ فروری۔ اندور کا ایک تار مظہر ہے۔ کہ سوموار سے باخبر حلقوں میں یہ افواہ بڑے زور سے مشہور ہے کہ مہاراجہ صاحب ہلکر والیٔ اندور کے قتل باولہ و ممتاز کے اغوا کے معاملہ میں بیان کردہ تعلق کے لئے سیاسی کمیشن جو تحقیقات کرنے کے واسطے زیر تجویز تھا اسے حکومت انگلشیہ نے معاہدات کے خلاف اور غیر ضروری سمجھ کر منسوخ کر دیا ہے۔

(منشی عبدالرحمن صاحب قمر قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپ کر مالکان کے لئے قادیان سے شائع کیا)

رعایتی اعلان کی میعاد ۰۰ مارچ تک بڑھادی ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

ایک ضروری تحریک

مکرمی جناب سکرٹری صاحب تبلیغ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ نے سالانہ جلسہ کی تقریریں اور بعد کے خطبات میں بھی فرمایا ہے کہ امسال ہندوستان کی تبلیغ کیطرف بالخصوص توجہ کی جاوے۔ اور میں امید کرتا ہوں کہ احباب پورے جوش اور اخلاص کے ساتھ اسپر عمل کر رہے ہونگے۔ اس کے ساتھ ہی حضرت اقدس ایدہ اللہ نے فرمایا تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کی اشاعت کیجاوے ہزاروں مبلغوں سے بڑھ کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا اپنا کلام ہے۔ ایک فوق العادت قوت قدسی۔ شوکت دلائل اور نصرت ملائکہ حضور کے کلمات طیبات کے ساتھ ہے۔ احباب کو چاہیئے کہ اپنے اپنے علاقہ میں لائبریریاں قائم کریں۔ لوگوں میں پڑھنے کے لئے کتابیں تقسیم کریں۔ دوسرے لوگوں کو کتابیں خریدنے کی تحریک کریں۔ اور اپنے اپنے گھروں اور مسجدوں میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصانیف کے درس تدریس کا سلسلہ شروع کریں۔ اور اس طرح ہر ممکن طریقہ سے حضرت امام الزمان کے کلام کی اشاعت کرکے ثواب دارین حاصل کریں۔

کتابوں کو انسان ہر فرصت کے وقت پڑھ سکتا ہے۔ مبلغ اور مناظر ہر فرصت کے وقت میسر نہیں آسکتے۔ کتابوں میں بہترین دلائل نہائت غور و خوض کے بعد بہترین طریقہ پر درج کئے ہوئے ہوتے ہیں۔ مگر مبلغ کو یہ آسانی حاصل نہیں۔ پھر کتابیں پڑھنے والے کیواسطے کج بحثی اور ضد اور چڑ کا موقعہ نہیں ہوتا۔ اور علیحدگی کی خاموشی میں پڑھنے والا جسطرح کلام سے متاثر ہوتا ہے پبلک کے سامنے اس طرح اعتراف کرنیمیں وہ ضرور گھبراتا ہے۔ علاوہ ازیں کتابیں چند پیسوں سے حاصل ہوسکتی ہیں۔ بہرحال کتابوں کا مطالعہ اور اشاعت نہائت ضروری ہے۔ اور پھر ہر جگہ کے لئے مبلغوں کا مہیا کرنا بھی عملاً ناممکن ہے۔ احباب کتابیں پڑہیں اور خود مبلغ بن کر ہمارے دست و بازو بنیں۔

بک ڈپو تالیف و اشاعت

جسکے ذمہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضور کے خلفاء کرام کی تصانیف کی اشاعت کا کام ہے۔ اسنے اس تحریک میں آسانی پیدا کرنے کے لئے نہائت غیر معمولی رعائت دینی تجویز کی ہے۔ جس کا اعلان پہلے الفضل میں ہوچکا ہے۔ . . . . امید ہے کہ آپ اس سے فائدہ اٹھائیں گے۔ اور اس سلسلہ میں آپ کی عملی کوششوں کی اطلاع کو میں انشاء اللہ تو حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کی خدمت میں ہفتہ وار رپورٹ میں پیش کرسکونگا۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ

نوٹ:- اخبار الفضل مورخہ ۱۹ فروری میں ناظر صاحب اعلیٰ نے مجلس مشاورت میں شامل ہونیوالوں سے گزشتہ سال کے پروگرام کے ماتحت مطالبہ فرمایا ہے کہ وہ بتائیں کہ کتابوں کی اشاعت اور فروخت کے متعلق انہوں نے کیا سعی کی ہے اس ضمن میں بھی میں آپکو یاد دہانی اور تحریک کرتا ہوں

نوٹ:- یہ مضمون تمام احباب کو سنایا جائے تاکہ عام تحریک کا رنگ اسمیں آجائے۔

ضمیمہ اخبار الفضل قادیان ۲۴ فروری ۱۹۲۶ء نمبر ۹۵ جلد ۱۳

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

ترجمۃ القرآن

از

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ نے ترجمۃ القرآن کی اشاعت کے متعلق یہ تحریر فرمایا ہے کہ جب تین ہزار خریداروں کے نام آجاوینگے تو یہ ترجمۃ القرآن شائع کیا جاوے گا.

بک ڈپو تالیف و اشاعت

نے

اس تحریک کو بھی عملی جامہ پہنانے کی غرض سے یہ اعلان کیا ہے۔ کہ جو احباب ایکروپیہ پیشگی ادا کر کے اپنا نام رجسٹر کرا دیں گے۔ انکو یہ ترجمۃ القرآن بیس فیصدی رعائت پر دیا جاوے گا۔ احباب اس میں شامل ہو رہے ہیں۔ آپ بھی اس ثواب میں شریک ہو کر عند اللہ ماجور ہوں!

ناظر ـــــــــــ بُک ڈپو

نواب الدین

ضمیمہ اخبار الفضل قادیان ۲۶ فروری ۱۹۲۵ء نمبر ۹۸ جلد ۱۲